بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے   ٹھیک ہو نامِ رضا تم پہ کروڑوں درود

آدابِ مدینہ

تصنیف

عطائے مفتی اعظم ہند، حضرت

مولانا محمد شاکر علی نوری

(امیر سنی دعوتِ اسلامی)

ناشر:

مکتبۂ طیبہ

۱۳۲/ کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی۔۳

خلیفۂ سوم وچہارم

سیدنا عثمان غنی وسیدنا علی مرتضیٰ

رضی اللہ تعالیٰ عنہما

کے نام

فہرست

مقدمہ

نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ وَ نُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

دُنیا کے تمام مومنین وصالحین کے نزدیک حضور رحمت عالم نور مجسم ارواحنا فداہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضہ انور کی زیارت کرنا اہم ترین نیکی اور افضل ترین عبادت ہے۔ درجاتِ عُلیا تک رسائی کے لیے نہایت کامیاب ذریعہ اور پُر اُمید وسیلہ ہے۔ بلکہ بعض ائمہ عظام و علمائے کرام کے نزدیک واجب ہے۔ وُسعت وطاقت ہوتے ہوئے اس کا ترک کرنا بہت بڑی جفا اور انتہائی بدنصیبی ومحرومی ہے۔ اللہ تبارک

وتعالیٰ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے: **وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا.** (سورۂ نسا، آیت:٦٤)

(ترجمہ) اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَہٗ شَفَاعَتِیْ.** (ترجمہ) جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (دار قطنی، حدیث:۲۷۲۷)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **مَنْ جَآءَنِیْ زَائِرًا لَّا تُعْمِلُہٗ**

حَاجَۃٌ اِلَّا زِیَارَتِی کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَہٗ شَفِیعًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ.

(ترجمہ) جو شخص میری زیارت کے لیے آیا کہ میری زیارت کے علاوہ اور کسی کام کا ارادہ نہ رکھتا ہو تو میرے ذمۂ کرم پر ہوگا کہ میں قیامت میں اس کی شفاعت کروں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث: ۱۲۹۱)

درج بالا دونوں حدیثوں میں صاف الفاظ میں بیان فرمادیا گیا ہے کہ جو شخص روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے گیا سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کل بروزِ قیامت اس کی شفاعت فرمائیں گے۔

اس کتاب میں مدینۂ منورہ، مسجد نبوی اور روضۂ اطہر کے فضائل، مدینۂ منورہ میں قیام اور مقامات مقدسہ کی حاضری کے آداب بیان کیے جارہے ہیں۔

مدینۂ منورہ

مکۂ مکرمہ سے تقریباً تین سو بیس کلو میٹر کے فاصلہ پر مدینۂ منورہ ہے، جہاں مکہ مکرمہ سے ہجرت فرما کر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور دس برس تک مقیم رہ کر اسلام کی تبلیغ فرماتے رہے اور اسی شہر میں آپ کا مزار مقدس ہے، جو مسجد نبوی کے اندر گنبد خضری کے نام سے مشہور ہے۔ (سیرۃ المصطفیٰ، ص: ۳۵)

یہ شہر نہایت ہی فضیلت کا حامل ہے، ہر صاحب ایمان اس شہر مقدس سے عقیدت و محبت رکھتا ہے اور اپنے دل میں اس شہر کی حاضری کی تڑپ رکھتا ہے، کیوں کہ اسی شہر میں کونین کے آقا، دونوں جہاں کے مالک و مختار حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ قرآن مقدس اور احادیث مبارکہ میں اس شہر کے بڑے فضائل وارد ہیں، ان میں سے چند فضیلتیں ہم بیان کر دیتے ہیں تا کہ زائرین مدینہ کی عقیدتوں اور محبتوں میں مزید اضافہ ہو جائے۔

شہر مدینہ کی تاریخ

حضرت نوح علیہ السلام کے دورِ نبوت میں جب طوفان آیا تو ساری دنیا کے انسان مٹا دئے گئے، صرف حضرت نوح علیہ السلام کی اتباع کرنے والے ۸۰؍ لوگ محفوظ رہے، جو کشتی میں سوار ہو گئے تھے۔ ان لوگوں نے سوق ثمانین نامی مقام پر قیام کیا، کچھ مہینوں کے بعد ان کی تعداد بڑھی اور وہ لوگ ۷۲؍ زبانوں میں بٹ گئے۔ ان میں سے ایک شخص کو اللہ عزوجل نے الہام کے ذریعہ عربی زبان سکھا دیا اور اس نے شہر مدینہ میں قیام کیا، کھیتی باڑی کر کے اپنی زندگی کے ایام گزارنے لگا اور کھجوروں کے باغات لگا کر اس کو آمدنی کا ذریعہ بنایا۔ اسی کی نسل مدینۂ منورہ میں آباد ہے۔

بعض علما نے کہا ہے کہ یہاں سب سے پہلے یثرب بن قائنۃ بن میلائل بن ارم بن عوض بن سام بن نوح (علیہ السلام) آباد ہوا، اسی وجہ سے اس شہر کا نام "یثرب" تھا۔ (خلاصۃ الوفا، ص: ۷۰)

موسیٰ علیہ السلام کی بشارت

حضرت موسیٰ علیہ السلام حج کے لیے تشریف لائے تو آپ کے ساتھ بنی اسرائیل کے بہت سے لوگ تھے، ان کا گزر اس مقام سے ہوا، توریت شریف میں بیان کردہ اوصاف کے ذریعہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پہچان لیا کہ یہ مدینۂ منورہ اور حضور خاتم الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت گاہ ہے۔ (خلاصۃ الوفا: ۱؍۱۷)

سلیمان علیہ السلام کی بشارت

ایک مرتبہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا مدینۂ منورہ کی سرزمین سے گزر ہوا، تو آپ نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا:

ھٰذِہٖ دَارُ ھِجْرَۃِ نَبِیٍّ یَّکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ طُوْبٰی لِمَنْ اٰمَنَ بِہٖ وَ طُوْبٰی لِمَنِ اتَّبَعَہٗ. (تفسیر خازن: ۵؍۷۰)

(ترجمہ) یہ نبی آخر الزماں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ہجرت کا مقام ہے، اس کے لیے بھلائی ہے جو ان پر ایمان لائے اور اس کے

لیے بھلائی ہے جو ان کی پیروی کرے۔

مدینۂ طیبہ کی آبادکاری

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں کہ جب بخت نصر نے یہودیوں کے شہر بیت المقدس کو اجاڑ دیا اور یہودیوں کی اکثریت کو غلام بنا کر لے گیا تو کچھ لوگوں نے قوم کو مشورہ دیا کہ اب عرب کے سوا سکون نہیں مل سکتا، لہٰذا اس ملک کی طرف ہجرت کرتے ہیں اور وہاں کھجوروں والے شہر میں آباد ہو کر آخری رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا انتظار کرتے ہیں۔ یہود کے علما اور احبار اپنی قوم کے لوگوں کو لے کر اس شہر کی جانب چل پڑے۔ جہاں پر مدینۂ منورہ کی کچھ صفتیں ظاہر ہوتیں، وہاں رک جاتے، پھر تحقیق کرنے کے بعد آگے بڑھ جاتے، اسی طرح کئی دن کے سفر کے بعد وہ لوگ مدینۂ منورہ پہنچ گئے، جہاں پر ان کی کتابوں میں مذکور ساری صفتیں موجود تھیں اور یہیں پر قیام کیا۔ (الخصائص الکبریٰ: ۱/۴۵)

سید عالم ﷺ کی مدینے میں آمد

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اعلان نبوت کے بعد دن بہ دن کفار مکہ کی سرکشی بڑھتی رہی اور مسلمانوں پر ان کے مظالم کی کوئی انتہا نہ رہی۔ ایک دن مکہ کے سرداروں نے دار الندوہ میں حضور صلی اللہ تعالیٰ کے خلاف میٹنگ کی، جس میں سب لوگوں نے مل کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا۔ اب اللہ عزوجل نے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مکۂ مکرمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کرنے کا حکم فرمایا۔

رات کو ان لوگوں نے آپ کے گھر کو گھیر لیا تا کہ صبح جب آپ فجر کے لیے نکلیں تو آپ کو قتل کر دیں۔ آپ نے اپنی امانتیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالے کیں اور وہاں سے مدینہ شریف کی طرف روانہ ہونے کے لیے تیار ہوگئے۔ آپ اپنے گھر سے سورۂ یٰسین پڑھتے ہوئے نکلے اور کافروں کی طرف ایک مٹھی بھر مٹی پھینکی، جس سے سب

اندھے ہوگئے، جب صبح ہوش آیا تو دیکھا ہر ایک کے سر پر مٹی پڑی ہے۔

ہجرت کے وقت آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ راستے میں آپ نے ''غار ثور'' میں قیام فرمایا۔ اس غار میں حضرت ابوبکر کو سانپ نے کاٹ لیا، جب حضور رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سانپ کے کاٹے ہوئے پر اپنا لعاب دہن لگایا تو زہر کا اثر چلا گیا۔

کافر آپ کو تلاش کرتے کرتے غار تک پہونچ گئے، اللہ کے حکم سے فوراً مکڑی نے غار کے منہ پر جالا بن دیا اور کبوتری نے فوراً گھونسلہ بنا کر انڈا دیا، یہ دیکھ کر کافر سمجھے کہ غار میں کوئی نہیں ہے، وہ واپس ہوگئے۔

غار میں آپ تین رات رکے، چوتھی رات وہاں سے روانہ ہوئے۔ قریش نے آپ کی گرفتاری پر ۱۰۰ اونٹ انعام مقرر کیا تھا، اسی کی لالچ میں بریدہ اسلمی اپنے ستر ساتھیوں کو لے کر نکلے تھے، راستے

میں حضور سے ملاقات ہوگئی، تھوڑی دیر بات کرنے کے بعد بریدہ اسلمی اپنے ساتھیوں کے ساتھ مسلمان ہوگئے۔

مدینہ شریف سے باہر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقام قبا میں اپنے اصحاب کے ساتھ تین دن قیام فرمایا، یہیں پر آپ نے مسجد قُبا کی تعمیر فرمائی جو آج بھی مسجد قُبا ہی کے نام سے مشہور ہے۔

اس مسجد کے فضائل سے متعلق خود قرآن مقدس میں آیت موجود ہے، جیسا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے:

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ ط فِیْهِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ط وَ اللّٰهُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ o (سورۂ توبہ، آیت: ۱۰۸)

(ترجمہ) بے شک وہ مسجد کہ پہلے ہی دن سے جس کی بنیاد پرہیزگاری پر رکھی گئی ہے، وہ اس قابل ہے کہ تم اس میں کھڑے ہو، اس میں وہ لوگ ہیں کہ خوب ستھرا ہونا چاہتے ہیں اور ستھرے اللہ کو پیارے

ہیں۔ (کنزالایمان)

مسجد قبا کے فضائل میں حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اَلصَّلٰوۃُ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاء کَعُمْرَۃٍ. (یعنی) مسجد قبا میں نماز پڑھنا عمرہ کی طرح ہے۔ (ترمذی شریف، حدیث:۳۲۴)

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قبا سے روانہ ہوکر بنو سالم کی آبادی میں آئے، یہاں پر سو لوگوں کے ساتھ حضور نے نماز جمعہ ادا فرمائی، حضور کی اقتدا میں یہ اسلام کا پہلا جمعہ تھا۔ اس مقام پر ایک مسجد ''مسجد جمعہ'' کے نام سے آج بھی موجود ہے۔

جب مدینے والوں کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آمد کی خبر ہوئی تو تمام لوگ استقبال کے لیے دوڑ پڑے۔ شہر قریب آ گیا تو اہل مدینہ کے جوش کا یہ عالم تھا کہ پردہ نشین عورتیں گھروں کی چھتوں پر چڑھ کر یہ اشعار پڑھنے لگیں:

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوَدَاعِ

وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا مَا دَعٰی لِلّٰہِ دَاعٍ

اَیُّھَا الْمَبْعُوْثُ فِیْنَا جِئْتَ بِالْاَمْرِ الْمُطَاعٍ

اَنْتَ شَرَّفْتَ الْمَدِیْنَہ مَرْحَبًا یَا خَیْرَ دَاعٍ

فَلَبِسْنَا ثَوْبَ یَمَنٍ بَعْدَ تَلْفِیْقِ الرِّقَاعٍ

فَعَلَیْکَ اللّٰہُ صَلّٰی مَا سَعٰی لِلّٰہِ سَاعٍ

(ترجمہ) ہم پر چاند طلوع ہوگیا، وداع کی گھاٹیوں سے، ہم پر خدا کا شکر واجب ہے جب تک اللہ سے دعا مانگنے والے دعا مانگتے ہیں۔ اے وہ ذات گرامی جو ہمارے درمیان بھیجے گئے، آپ وہ دین لائے جو اطاعت کے قابل ہے، آپ نے مدینہ کو مشرف فرما دیا، تو آپ کے لیے خوش آمدید ہے اے بہترین دعوت دینے والے۔ ہم نے یمنی کپڑے پہنے، حالاں کہ اس سے پہلے پیوند جوڑ جوڑ کر کپڑے پہنا کرتے تھے، آپ پر اللہ اس وقت تک رحمتیں نازل فرمائے، جب تک اللہ کے لیے کوشش کرنے والے کوشش کرتے رہیں۔

مدینے کی ننھی ننھی بچیاں خوشی سے جھوم جھوم کر اور دف بجا بجا کر یہ گیت گاتی تھیں:

نَحْنُ جَوَارٍ مِّنْ بَنِی النَّجَّارِ

یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِّنْ جَارِ

(ترجمہ) ہم خاندان ''بنونجار'' کی بچیاں ہیں، واہ کیا ہی خوب ہوا کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پڑوسی ہوگئے۔

مدینے کے ہر قبیلے والے یہ تمنا کرنے لگے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے گھر پر قیام فرمائیں، مگر آپ نے فرمایا جس جگہ میری اونٹنی بیٹھ جائے گی اس کے یہاں میں قیام کروں گا۔ چنانچہ حضرت ابو ایوب انصاری کے گھر کے سامنے آپ کی اونٹنی بیٹھ گئی۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اجازت سے آپ کا سامان اٹھا کر اپنے گھر کے اندر لے گئے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انہیں کے گھر پر قیام فرمایا۔

مدینے کے فضائل

حضرت عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکۂ مکرمہ کو حرم بنایا اور اس کے لیے دعا فرمائی۔ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم بنایا، اسی طرح میں نے مدینے کو حرم بنایا اور جس طرح انہوں نے مکہ کے لیے برکت کی دعا فرمائی، اسی طرح میں نے مدینے کے لیے برکت کی دعا کی۔ (بخاری، حدیث:۲۱۲۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مدینۂ منورہ کے لیے ان الفاظ میں دعا فرمائی: اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِیْنَۃِ ضِعْفَیْ مَا جَعَلْتَ بِمَکَّۃَ مِنَ الْبَرَکَۃِ. (بخاری شریف، حدیث:۱۸۸۵)

(ترجمہ) اے اللہ! مدینہ منورہ میں مکہ شریف سے دوگنی برکت نازل فرما۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مدینۂ منورہ تشریف لائے، حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بخار نے گھیر لیا۔ ایک مرتبہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: اللہ کی لعنت ہو شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور اُمیہ بن خَلَف پر، جنہوں نے ہمیں ہمارے شہر سے وباؤں والے شہر کی طرف نکال دیا۔ جب نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سنا تو آپ نے شہر مدینہ کے لیے یہ دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ حَبِّبْ اِلَیْنَا الْمَدِیْنَةَ کَحُبِّنَا مَکَّةَ اَوْ اَشَدَّ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ لَنَا فِی صَاعِنَا وَ فِی مُدِّنَا وَ صَحِّحْھَا لَنَا وَ انْقُلْ حُمَّاھَا اِلَی الْجُحْفَةِ. (بخاری شریف، حدیث:۱۸۸۹)

(ترجمہ) اے اللہ! ہمارے دلوں میں مدینہ کی محبت اس طرح بسا دے جیسے ہمارے دلوں میں مکہ کی محبت بسی ہوئی ہے، بلکہ اس سے زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے لیے ہمارے صاع اور مُد میں برکت عطا

فرما اور مدینہ کو صحت والا کر دے اور اس کے بخار کو جُحفہ کی طرف منتقل فرما دے۔

حضرت اسماعیل اپنے دادا حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینے کی گرد و غبار جُذام (کوڑھ پن) سے شفا ہے۔

(جامع الاحادیث للسیوطی، حدیث:۱۴۵۴۴)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سات دنوں تک روزانہ سات سات عجوہ کھجور کھانا جُذام (کوڑھ پن) سے شفا کے لیے نفع بخش ہے۔ (جامع الاحادیث للسیوطی، حدیث:۲۷۱۳۲)

حضرت سعد بن مالک اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مدینۂ منورہ کے ہر راستے پر دو دو فرشتے ہیں جو اس کی حفاظت کرتے

ہیں، اس شہر میں طاعون اور دجال داخل نہیں ہو سکتے اور جو اس شہر کو بری نظر سے دیکھے اللہ عزوجل اس کو اس طرح پگھلا دے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ (مسند امام احمد، حدیث:۱۶۱۵)

حضرت زید بن اسلم اپنے والد اسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ دعا فرمائی: **اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَةً فِیْ سَبِیْلِکَ وَ اجْعَلْ مَوْتِیْ فِیْ بَلَدِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ.** (بخاری شریف، حدیث:۱۸۹۰)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ اَنْ یَّمُوْتَ بِالْمَدِیْنَةِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنِّیْ اَشْھَدُ لِمَنْ مَّاتَ بِھَا.**

(سنن ابن ماجہ، حدیث:۳۱۱۲)

(ترجمہ) تم میں سے جس سے ہو سکے وہ مدینے میں انتقال کرے، کیوں کہ جو مدینے میں انتقال کرے گا، میں قیامت کے دن

اس کے لیے گواہی دوں گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **مَنْ مَّاتَ فِیْ اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَهُ اللّٰہُ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.** (شعب الایمان للبیہقی، حدیث:۳۹۹۵)

(ترجمہ) جو حرمین شریفین میں سے کسی میں انتقال کر جائے، اس کو اللہ عزوجل قیامت کے دن امان کے ساتھ اٹھائے گا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

صِیَامُ شَھْرِ رَمَضَانَ بِالْمَدِیْنَةِ کَصِیَامِ اَلْفِ شَھْرٍ فِیْمَا سِوَاهُ وَ صَلٰوةُ الْجُمُعَةِ بِالْمَدِیْنَةِ کَاَلْفٍ فِیْمَا سِوَاهُ.

(شعب الایمان للبیہقی، حدیث:۳۹۹۰)

(ترجمہ) مدینہ میں ماہِ رمضان کے روزے دوسرے شہروں میں ایک ہزار روزوں کے برابر ہیں اور مدینے میں جمعہ کی نماز دوسرے

شہروں میں ایک ہزار جمعہ کی نمازوں کے برابر ہے۔

اوپر بیان کردہ حدیثوں میں شہر مدینہ کی عظمتیں مختلف طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔مثال کے طور پر:

☆ شہر مدینہ کی عظمت اور حرمت اُسی طرح ہے جس طرح شہر مکہ کی عظمت وحرمت ہے۔

☆ شہر مدینہ میں بھی وہ باتیں ممنوع ہیں جو شہر مکہ میں ممنوع ہیں۔

☆ شہر مدینہ میں بھی اللہ عزوجل کی برکتیں اسی طرح نازل ہوتی ہیں جس طرح شہر مکہ میں نازل ہوتی ہیں، بلکہ شہر مدینہ میں شہر مکہ کی دوگنی برکتیں نازل ہوتی ہیں۔

☆ شہر مدینہ صحت وعافیت کا شہر ہے۔

☆ شہر مدینہ کے گردوغبار میں بھی شفا ہے۔

☆ شہر مدینہ کے کھجور میں شفا ہے۔

☆ فرشتے شہر مدینہ کی نگہبانی اور دربانی کرتے ہیں اور اس کے

باشندوں کو بلاؤں سے محفوظ رکھتے ہیں۔

☆ دجال جو پوری دنیا کو فتنے اور فساد سے بھردے گا، وہ بھی شہر مدینہ کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

☆ شہر مدینہ میں کبھی طاعون جیسی وبا نہیں پھیل سکتی۔

☆ صحابۂ کرام حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جلوہ گر ہونے کی وجہ سے شہر مدینہ سے والہانہ عقیدت ومحبت رکھتے تھے اور مدینے ہی میں وفات پانے کی تمنائیں اور دعائیں کیا کرتے تھے۔

☆ شہر مدینہ میں مرنے والوں کی طرف سے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قیامت کے دن گواہی دیں گے۔

☆ مدینے میں انتقال کرنے والے کو قیامت کے دن امان کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

☆ شہر مدینہ میں ماہِ رمضان گزارنے میں دوسرے شہروں میں ایک ہزار رمضان کے مہینے گزارنے کے برابر ثواب ہے۔

☆ شہر مدینہ میں ایک جمعہ کی نماز دوسرے شہروں میں ایک ہزار جمعہ کی نمازوں کے برابر اجروثواب کا حامل ہے۔

مسجد نبوی کی تعمیر

مدینے میں کوئی ایسی جگہ نہیں تھی جہاں مسلمان باجماعت نماز پڑھ سکیں، اس لیے مسجد کی تعمیر نہایت ضروری تھی۔حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قیام گاہ کے قریب بنونجار کا ایک باغ تھا، آپ نے مسجد تعمیر کرنے کے لیے اس باغ کو قیمت دے کر خریدنا چاہا، ان لوگوں نے یہ کہہ کر وہ زمین مسجد کی تعمیر کے لیے مفت میں پیش کردی کہ یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! ہم خدا ہی سے اس کا اجروثواب لیں گے، لیکن چوں کہ یہ زمین اصل میں دو یتیموں کی تھی، آپ نے ان دونوں یتیم بچوں کو بلایا، ان یتیم بچوں نے بھی زمین مسجد کے لیے نذر کرنی چاہی، مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو پسند نہیں فرمایا، اس لیے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال سے آپ نے اس کی قیمت ادا

فرمادی۔ (مدارج النبوۃ:۲/۱۱۵)

اس زمین میں چند درخت، کچھ کھنڈرات اور کچھ مشرکوں کی قبریں تھیں، آپ نے درختوں کے کاٹنے اور مشرکین کی قبروں کو کھود کر پھینک دینے کا حکم دیا، پھر زمین کو ہموار کر کے خود آپ نے اپنے دست مبارک سے مسجد کی بنیاد ڈالی اور کچی اینٹوں کی دیوار اور کھجور کے ستونوں پر کھجور کی پتیوں سے چھت بنائی، جو بارش میں ٹپکتی تھی۔اس مسجد کی تعمیر میں صحابۂ کرام کے ساتھ خود حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی اینٹیں اٹھا اٹھا کر لاتے تھے اور صحابۂ کرام کو جوش دلانے کے لیے ان کے ساتھ آواز ملا کر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رجز کا یہ شعر پڑھتے تھے ؎

اَللّٰھُمَّ لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ
فَاغْفِرِ الْاَنْصَارَ وَ الْمُھَاجِرَۃِ

(ترجمہ) اے اللہ! بھلائی تو صرف آخرت ہی کی بھلائی ہے، لہٰذا اے اللہ! تو انصار ومہاجرین کو بخش دے۔ (بخاری، حدیث:۴۲۸)

مسجد نبوی کے فضائل

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

صَلٰوۃٌ فِیۡ مَسۡجِدِیۡ ھٰذَا خَیۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ صَلٰوۃٍ فِیۡمَا سِوَاہُ اِلَّا الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامَ. (بخاری شریف، حدیث:۱۱۹۰)

(ترجمہ) میری اس مسجد (مسجد نبوی) میں نماز پڑھنا مسجد حرام کے علاوہ باقی تمام مسجدوں میں ایک ہزار نمازوں سے افضل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین مسجدوں کا سفر کرو، مسجد حرام کا، میری مسجد کا اور مسجد اقصیٰ کا۔ (بخاری شریف، حدیث:۱۱۸۹)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور اس کی کوئی نماز فوت نہ ہو تو اس کے

لیے دوزخ سے نجات، عذاب سے چھٹکارا اور نفاق سے دوری لکھ دی جاتی ہے۔ (مسند امام احمد، حدیث:۱۲۹۱۹)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنۡ جَآءَ مَسۡجِدِیۡ ھٰذَا لَمۡ یَاۡتِہٖ اِلَّا لِخَیۡرٍ یَّتَعَلَّمُہٗ اَوۡ یُعَلِّمُہٗ فَھُوَ بِمَنۡزِلَۃِ الۡمُجَاھِدِ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ مَنۡ جَآءَ لِغَیۡرِ ذٰلِکَ فَھُوَ بِمَنۡزِلَۃِ الرَّجُلِ یَنۡظُرُ اِلٰی مَتَاعِ غَیۡرِہٖ.

(سنن ابن ماجہ، حدیث:۲۳۲)

(ترجمہ) جو شخص میری اس مسجد میں بھلی بات سیکھنے یا سکھانے کی نیت سے آئے وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے اور جو کسی اور مقصد کے لیے آئے وہ اس شخص کی طرح ہے جو دوسروں کے ساز وسامان پر نظر رکھتا ہے۔

ان حدیثوں سے مسجد نبوی شریف کے مختلف فضائل عیاں

ہوتے ہیں، ان میں سے چند حسب ذیل ہیں:

- ☆ مسجد نبوی میں نماز پڑھنا عام مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ہزار گنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔
- ☆ بہ قصد زیارت مدینۂ منورہ کی طرف سفر کرنے کی صراحت خود حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمائی۔
- ☆ مسجد نبوی شریف میں مسلسل چالیس نمازیں ادا کرنا دوزخ، عذاب اور نفاق سے نجات کا باعث ہے۔
- ☆ اچھی نیت سے مسجد نبوی شریف کی حاضری اللہ کی راہ میں جہاد کے برابر ثواب رکھتی ہے۔

روضۂ انور کی زیارت کا حکم

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت یقیناً عاشقوں کے دل کے لیے سرور اور مغموم دلوں کے رنج وغم کو دور کرنے کا ذریعہ ہے۔ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر آپ کے توسل

سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں استغفار کرنا گناہوں کی بخشش کا سبب ہے۔ خود خلاقِ کائنات جل جلالہ قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَوۡ اَنَّھُمۡ اِذۡ ظَّلَمُوۡۤا اَنۡفُسَھُمۡ جَآءُوۡکَ فَاسۡتَغۡفَرُوا اللّٰہَ وَاسۡتَغۡفَرَ لَھُمُ الرَّسُوۡلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیۡمًا۝

(سورۂ نسا، آیت:۶۴)

(ترجمہ) اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں، تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے، تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا، مہربان پائیں۔ (کنز الایمان)

اس آیت میں گنہگاروں کے گناہوں کی بخشش کے لیے ارحم الراحمین نے تین شرطیں لگائی ہیں۔ اول دربارِ رسول میں حاضری، دوم استغفار اور سوم رسول کی دعائے مغفرت۔ یہ حکم صرف حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ظاہری و دنیوی حیات ہی تک محدود نہیں، بلکہ روضۂ اقدس

میں حاضری بھی یقیناً دربارِ رسول ہی میں حاضری ہے۔ اسی لیے علمائے کرام نے تصریح فرمادی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار کا یہ فیض آپ کی وفات اقدس سے منقطع نہیں ہوا ہے، اس لیے جو گنہگار قبرِ انور کے پاس حاضر ہو جائے اور وہاں خدا سے استغفار کرے اور چوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو اپنی قبر انور میں اپنی امت کے لیے استغفار فرماتے ہی رہتے ہیں، لہٰذا اس گنہگار کے لیے مغفرت کی تینوں شرطیں پالی گئیں، اس لیے ان شاء اللہ تعالیٰ اس کی ضرور مغفرت ہو جائے گی۔ (سیرۃ المصطفیٰ، ص:۶۳۶)

زیارت روضۂ رسول ﷺ کے فضائل

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ. (دارقطنی، حدیث:۱۹۴)

(ترجمہ) جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت

واجب ہوگئی۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی میں قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔

(شعب الایمان للبیہقی، حدیث:۴۱۵۳)

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور تاجدار مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے میری وفات کے بعد میری قبر کی زیارت کی گویا کہ اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث: ۴۱۱)

آل خطاب میں سے ایک شخص سے مروی ہے کہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ زَارَنِیْ مُتَعَمِّدًا کَانَ فِیْ جِوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَ مَنْ سَکَنَ الْمَدِیْنَةَ وَ صَبَرَ عَلٰی بَلَآئِهَا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَّ

شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ. (شعب الایمان للبیہقی، حدیث:۴۱۵۲)

(ترجمہ) جس نے بالقصد میری قبر کی زیارت کی وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا اور جس نے مدینۂ منورہ میں سکونت اختیار کی اور اس کی بلاؤں پر صبر کیا، قیامت کے دن میں اس کے لیے گواہ اور سفارشی رہوں گا۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **مَنْ جَآءَنِیْ زَآئِرًا لَّا یَعْلَمُ لَهٗ حَاجَةً اِلَّا زِیَارَتِیْ کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَّوْمَ الْقِیَامَةِ.** (مجمع الزوائد، حدیث:۵۸۴۲)

(ترجمہ) جو شخص میرے روضہ کی زیارت کے لیے آیا کہ میرے روضے کی زیارت کے علاوہ کسی اور مقصد کے تحت نہ آیا ہو، مجھ پر اس کا یہ حق ہے کہ قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ

حضور تاجدارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **مَنْ حَجَّ الْبَیْتَ وَ لَمْ یَزُرْنِیْ فَقَدْ جَفَانِیْ.** (جامع الاحادیث للسیوطی، حدیث:۲۱۹۹۷)

(ترجمہ) جس نے حج کیا اور میری قبر کی زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

حدیث قدسی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے: جو شخص میرے گھر یا میرے رسول کے گھر یا بیت المقدس کی زیارت کے لیے گیا اور اس کا انتقال ہوگیا تو اس نے شہادت کی موت پایا۔ (مسند الفردوس، حدیث:۴۴۴۷)

ان حدیثوں میں روضۂ انور پر حاضری کے درج ذیل فضائل بیان کیے گئے ہیں:

☆ جو شخص روضۂ انور پر حاضر ہو، اس کی شفاعت کی گیارنٹی خود حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لی ہے۔

☆ قبر انور کی زیارت کرنا خود حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی

زیارت کرنے کے برابر برکات وحسنات کا باعث ہے۔

☆ جو شخص خصوصاً روضۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کی غرض سے مدینۂ منورہ حاضر ہو، اس کو قیامت کے دن حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائیں گے۔

☆ مدینۂ منورہ میں قیام پذیر ہونے والے کے لیے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہادت اور شفاعت کا وعدہ فرمایا ہے۔

☆ حج کر کے روضۂ انور کی زیارت کیے بغیر واپس آ جانا انتہائی محرومی کا کام ہے۔

☆ روضۂ رسول کی زیارت کے لیے جانے والا اگر وفات پا جائے تو اسے شہادت کا درجہ عطا ہوتا ہے۔

شہنشاہ کا روضہ

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبے کا کعبہ دیکھو

رکنِ شامی سے مٹی وحشتِ شام غربت
اب مدینے کو چلو صبحِ دل آرا دیکھو

آب زمزم تو پیا خوب بجھائیں پیاسیں
آؤ جود شہ کوثر کا بھی دریا دیکھو

زیر میزاب ملے خوب کرم کے چھینٹے
ابرِ رحمت کا یہاں زور برسنا دیکھو

مثلِ پروانہ پھرا کرتے تھے جس شمع کے گرد
اپنی اس شمع کو پروانہ وہاں کا دیکھو

دھو چکا ظلمتِ دل بوسۂ سنگِ اسود
خاک بوسیِ مدینہ کا بھی رُتبہ دیکھو

کر چکی رفعتِ کعبہ پہ نظر پروازیں
ٹوپی اب تھام کے خاکِ درِ والا دیکھو

جمعۂ مکہ تھا عید اہلِ محبت کے لیے
مجرمو! آؤ یہاں عیدِ دو شنبہ دیکھو

ملتزم سے تو گلے لگ کے نکالے ارماں
ادب و شوق کا یاں باہم الجھنا دیکھو

خوب مسعیٰ میں بامیدِ صفا دوڑ لیے
رہِ جاناں کی صفا کا بھی تماشا دیکھو

رقصِ بسمل کی بہاریں تو منیٰ میں دیکھیں
دلِ خوں نا بہ فشاں کا بھی تڑپنا دیکھو

غور سے سُن تو رضاؔ کعبہ سے آتی ہے صدا
میری آنکھوں سے مِرے پیارے کا روضہ دیکھو

مدینہ منّورہ میں قیام اور حاضری کے آداب

وہ بارگاہ نہایت ہی عظیم ہے، جب کوئی شخص حاضر بارگاہ ہونے کا ارادہ کرے تو اس دربار کا ادب اور حاضری کے آداب ملحوظ رکھنا ضروری ہے، ورنہ ادنیٰ سی گستاخی تمام اعمال کو اکارت کر سکتی ہے۔

ہم یہاں پر مدینۂ منورہ میں حاضری کے آداب بیان کر رہے ہیں تا کہ زائرین مدینہ ان پر عمل کر کے حاضری کی برکتوں سے مالا مال ہوں اور خوب فیوض وبرکات لوٹ کر لائیں۔

(۱) اس عظیم بارگاہ میں حاضری کے وقت نیت خالص زیارت اقدس کی کرنی چاہیے۔ کیوں کہ اس نیت پر ہی سارے افعال کا دارو مدار ہے۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہادی اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ زَارَنِی فِی الْمَدِیْنَةِ

مُحۡتَسِبًا كَانَ فِيۡ جَوَارِيۡ وَكُنۡتَ لَهٗ شَفِيۡعاً يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ.

(ترجمہ) جس نے مدینہ میں آکر میری زیارت کی ، بُرائی سے باز رہتے ہوئے یا بہ نیت ثواب وہ میرے پڑوس میں ہوگا اور قیامت کے دن میں اس کی شفاعت کروں گا۔ (شفاء السقام، ص:۳۶)

ایک مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: مَنۡ زَارَنِيۡ مُتَعَمِّدًا كَانَ فِيۡ جَوَارِيۡ يَوۡمَ الۡقِيٰمَةِ. (ترجمہ) جو قصداً اوعمداً میری زیارت کرے وہ قیامت کے دن میرے پڑوس میں ہوگا۔ (مشکوۃ، حدیث:۲۷۵۵)

عاشقانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ رہا کہ وہ جب بھی مدینہ منوّرہ جاتے تو ان کا اصل مقصد صرف زیارت روضۂ انور ہوتا۔ جیسا کہ عاشقِ صادق اعلیٰ حضرت امام اہل سُنَّت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

اُس کے طفیل حج بھی خدا نے کرادیئے
اصل مُراد حاضری اس پاک در کی ہے

کعبہ بھی انہیں کی تجلّی کا ایک ظِلّ
روشن انہیں کے عکس سے پُتلی حجر کی ہے
ہوتے کہاں خلیل و بنا کعبہ و منیٰ
لولاک والے صاحبی سب تیرے گھر کی ہے

لہٰذا اگر اللہ تعالیٰ توفیق دے اور سرکارِ مدینہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کرم فرمادیں کیوں کہ ؎

کہاں کا منصب کہاں کی دولت قسم خدا کی ہے یہ حقیقت
جنہیں بلایا ہے مصطفیٰ نے وہی مدینے کو جا رہے ہیں

اور اگر حاضری نصیب ہوجائے تو صرف اور صرف اپنے آقا صاحبِ لولاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ انور کی زیارت کی نیت کریں۔ یاد رکھیں! اس راہ میں بہت سے بہکانے والے ملیں گے، ان کے بہکانے میں نہ آئیں اور طریق اہل محبت پر ثابت قدم رہتے ہوئے اسی مقصد کے پیش نظر چلیں کہ ہم گنہ گار، سیاہ کار، سلطان زمین وزماں،

سرورکون ومکاں، شفیع عاصیاں، رحمت عالمیاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہورہے ہیں، تاکہ ان کی شفاعت خاص کے حقدار ہوجائیں۔

اللہ عزوجل قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے: وَمَنۡ يَّخۡرُجۡ مِنۡ بَيۡتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ ثُمَّ يُدۡرِكۡهُ الۡمَوۡتُ فَقَدۡ وَقَعَ اَجۡرُهٗ عَلَى اللّٰهِ. (ترجمہ) اور جو اپنے گھر سے نکلا اللہ ورسول کی طرف ہجرت کرتا، پھر اسے موت نے آلیا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ پر ہوگیا۔ (سورۂ نسا، آیت:۱۰۰)

مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی فرمان عالیشان ہے: فَمَنۡ كَانَتۡ هِجۡرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ فَهِجۡرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ. (ترجمہ) تو جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ، وصلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول (جل جلالہ، وصلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف ہی ہے۔ (بخاری شریف، حدیث:۵۴)

(۲) راستے بھر عبادت واطاعت میں مشغول رہیں۔ خصوصاً

فرائض، واجبات اور سُنّتوں کا بہت خیال رکھیں اور ان کو ہرگز ترک نہ ہونے دیں۔

(۳) زائرِ مدینہ کو چاہیئے کہ ذکر الٰہی، تلاوت کلام پاک اور خصوصاً درود مبارکہ کی کثرت کرے کیوں کہ زائر جب مدینہ طیبہ کے راستے میں درود وسلام پڑھتا ہوا آتا ہے تو فرشتوں کا ایک گروہ جو صرف اسی کام پر مقرر ہے، بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں عرض کرتا ہے کہ فلاں بن فلاں زیارت کے لیے آرہا ہے، بلکہ زائر مدینہ درود شریف کے جو الفاظ اپنی زبان سے دہراتا ہے، فرشتے انہیں الفاظ کے ساتھ درود مبارکہ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہیں۔ پھر یہ بھی کیا کم ہے کہ ہمارا نام ہمارے والد کے نام کے ساتھ حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ذکر کیا جائے۔

(۴) ہر کسی کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آنا بھی مدینہ منورہ کے آداب میں شامل ہے۔ لہٰذا کوشش کریں کہ راستے میں یا شہر مدینہ میں

آپ کی ذات سے کسی کو بھی کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچے۔

(۵) حضور نبی کریم رؤف ورحیم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت اپنے دل میں بسائے ہوئے، خوشی کا اظہار کرتے ہوئے، مدینہ منورہ کی طرف روانہ ہوں۔ جیسے جیسے شہرِ مدینہ قریب آئے، عشق ومحبت کی آگ آپ کے سینے میں بڑھتی رہے۔

قُرْبُ الدِّیَارِ یَزِیْدُ شَوْقَ اَنْوَالِہٖ
لَاسِیَّمَا اِنْ لَاحَ نُوْرُ جَمَالِہٖ

محبوب کے شہر کا قریب ہونا شوقِ محبت کو بڑھا دیتا ہے، خاص کر اس وقت جب محبوب کے جمال کا نور ظاہر ہو۔

اَوْ بَشَّرَ الْھَادِیْ بِاَنْ لَاحَ اللِّقَاءُ
اَوْ بَدَتْ عَلٰی بُعْدٍ رُؤُوْسُ جَمَالِہٖ

اے رہنمائی کرنے والے بشارت دے کہ بے شک ظاہر ہوا لقا یا دور ہی سے وہاں کے پہاڑوں کی چوٹیاں ظاہر ہو جائیں۔

فَھُنَاکَ عَیَّلَ الصَّبْرِ مِنْ ذِیْ صُوْرَۃٍ
وَبَدَا الَّذِیْ یُخْفِیْہِ مِنْ اَحْوَالِہٖ

تو پھر وہاں مشتاقِ دید کا صبر جاتا رہتا ہے اور عاشق کا چھپا ہوا حال ظاہر ہو جاتا ہے۔

وَلَمَّا رَاَیْنَا مِنْ رَبُوْعِ حَبِیْبِنَا
بِطَیْبَۃَ اَعْلَامًا اَثَرْنَ لَنَا الْحُبَّا

جب مدینہ طیبہ میں ہم نے اپنے حبیب کے گھر کے آثار دیکھے تو انہوں نے محبت کی آگ کو بھڑکا دیا۔

(جذب القلوب ص ۲۲۸، وفاء الوفا جلد ۲ ص ۱۳۹)

نَزَلْنَا عَنِ الْاَکْوَارِ نَمْشِیْ کَرَامَۃً
لِمَنْ بَانَ عَنْہُ اَنْ یَلَمَّ بِہٖ رُکَبًا

تو ہم اپنی سواریوں سے اتر گئے اور اس کی تعظیم وتکریم میں پیدل چلنے لگے کیوں کہ یہ مناسب بات نہ تھی کہ اس بارگاہ میں سوار ہو کر جائیں۔

وَبِالتُّرْبِ اِذْ کَحَلْنَا جُفُوْنَنَا
شَفَیْنَا فَلَا بَاْسًا نَخَافُ وَلَا کُرْبًا

اور جب ادب وعقیدت سے وہاں کی مٹی کو سرمہ بنایا تو ساری بیماریوں سے شفا ہو گئی پھر نہ کسی قسم کا خوف رہا نہ تکلیف۔

(زرقانی علی المواہب ج ۸ ص ۳۰۲)

آئی پھر یاد مدینے کی رلانے کے لیے
کاش میں اڑتا پھروں خاکِ مدینہ بن کر
دل تڑپ اٹھا ہے سرکار میں جانے کے لیے
اور مچلتا رہوں سرکار کو پانے کے لیے
(صلی اللہ علیہ وسلم)

(۶) جب مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے مینار، گنبدِ خضریٰ اور مدینہ منورہ کے در و دیوار نظر آ جائیں تو نہایت ذوق وشوق سے اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ (صلی اللہ علیک وسلم) کی کثرت

کریں اور سواری سے اتر جائیں، کیوں کہ اس وقت رحمت کے فرشتے استقبال کو آتے ہیں اور زائرینِ مدینہ پر رحمت وانوار کے تحفے نچھاور کرتے ہیں۔ ہو سکے تو دو رکعت نفل بطورِ شکرانہ ادا کریں، پھر نہایت عقیدت ومحبت سے روتے ہوئے آگے بڑھیں۔

ہاں ہاں رہِ مدینہ ہے غافل ذرا تو جاگ
او پاؤں رکھنے والے! یہ جا چشم وسر کی ہے

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان)

علامہ جامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کیا خوب فرماتے ہیں:

یارسول اللہ بسوئے خود مرا رہ نما
تا ز فرق سر قدم سازم ز دیدہ پا کنم

(ترجمہ) اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ مجھے اپنے دیار پاک میں بلا لیجیے تا کہ میں اپنے پیروں اور آنکھوں سے چل کر آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں۔

کسی عاشق نے کیا ہی خوب کہا ہے:

لَوْجِئْتُکُمْ قَاصِداً اَسْعٰی عَلٰی بَصَرِیْ
لَمْ اَقْضِ حَقًّا وَ اَیُّ الْحَقِّ اَدَّیْتُ

یعنی اگر میں آپ کی خدمت اقدس میں بجائے پاؤں کے آنکھوں سے چل کر حاضر ہوتا تب بھی میں حق ادا نہ کرسکتا تھا اور میں نے اور کون سا حق ادا کیا ہے جو یہ ادا ہوتا۔

(۷) شہرِ مدینہ میں داخل ہوتے ہوئے یہ دعا پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ مَاشَآءَ اللّٰہُ لَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ. رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ صِدْقٍ. اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ وَارْزُقْنِیْ مِنْ زِیَارَۃِ رَسُوْلِکَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَارَزَقْتَ اَوْلِیَائِکَ وَاَھْلَ طَاعَتِکَ وَاَنْقِذْنِیْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ یَاخَیْرَ مَسْئُوْلٍ.

(ترجمہ) اللہ کے نام سے (میں داخل ہوتا ہوں) جیسا کہ

اللہ نے چاہا، اللہ کے علاوہ کسی کو طاقت نہیں۔اے اللہ! مجھے سچائی کے ساتھ داخل فرما اور سچائی کے ساتھ باہر نکال۔اے اللہ! میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اپنے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مجھے وہ نصیب کر جو اپنے اولیا اور فرماں بردار بندوں کے لیے تو نے نصیب کیا اور مجھے جہنم سے نجات دے اور مجھ کو بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اے بہتر سوال کئے گئے۔

(۸) یہ بات ہمیشہ ذہن میں رہے کہ یہ شہر محبوب رب العالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا شہر ہے۔میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام اس شہر کے گلی کوچوں اور مکانوں میں چلتے پھرتے، بیٹھتے اور آرام فرمایا کرتے تھے۔نہ معلوم کس جگہ، کس مقام پر سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدمِ ناز پڑے ہوں گے۔لہٰذا یہاں کی ساری زمین بلکہ اس مقدس سرزمین کی ہر چیز کی تعظیم کریں۔اہلِ محبت کے طریقے کے مطابق وہاں کی ہر چیز کو عقیدت و محبت کی نظر سے دیکھیں۔

خسروی اچھی لگی نہ سروری اچھی لگی
ہم فقیروں کو مدینے کی گلی اچھی لگی
جو بھی شئے وابستۂ سرکار تھی اچھی لگی
ان کا در اچھا لگا ان کی گلی اچھی لگی

امام الائمۃ حضرت امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَ اَوَّلُ اَرْضٍ مَسَّ جِلْدَ الْمُصْطَفٰی تُرَابُھَا اَنْ تَعَظَّمَ عَرَصَاتُھَا وَتُنَمَّ نَفَحَاتُھَا وَتُقَبَّلُ رُبُوْعُھَا وَ جُدْرَانُھَا.

(ترجمہ) جس سرزمین کی مٹی کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جسم اقدس کے ساتھ لگنے کا شرف حاصل ہوا ہے لازم ہے کہ ان میدانوں کی بھی تعظیم کی جائے اور اس کی ہواؤں کو سونگھا جائے اور اس کے درودیوار کو بوسہ دیا جائے۔ (شفا شریف:۲/۴۶)

یارسول اللہ تیرے در کی فضاؤں کو سلام
گنبدِ خضریٰ کی ٹھنڈی چھاؤں کو سلام

والہانہ جو طوافِ گنبدِ خضریٰ کریں
مست و بیخود گنگناتی ان ہواؤں کو سلام

امام الائمہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس شخص کو تیس درے مارنے کا حکم دیا تھا جس نے کہا تھا کہ مدینہ منورہ کی مٹی خراب ہے۔آپ نے فرمایا کہ جس سرزمین میں افضل الخلائق صلی اللہ علیہ وسلم آرام فرما ہیں، تو کہتا ہے کہ اس سرزمین کی مٹی خراب ہے، تو اس لائق تھا کہ تیری گردن ماردی جائے۔ (شفا شریف:۲/۴۷)

اعلیٰ حضرت امام اہل سُنَّت مجددِ دین وملت الشاہ امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان مدینہ منورہ کی مقدس مٹی کے تعلق سے ارشاد فرماتے ہیں ؎

جس خاک پہ رکھتے تھے قدم سید عالم
اس خاک پہ قرباں دلِ شیدا ہے ہمارا

ڈاکٹر اقبال نے کیا ہی خوب کہا ؎

خاک طیبہ ازدو عالم خوش تراست
وے خنک شہرے کہ دروے دلبر است

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان اپنی شہرۂ آفاق تصنیف جذب القلوب میں ارشاد فرماتے ہیں:

رَاَی الْمَجْنُوْنَ فِی الْبَیْدَاءِ کَلْبًا
فَمَدَّلَهُ مِنَ الْاِحْسَانِ ذَیْلاً
فَلاَمُوْهُ عَلٰی مَاکَانَ مِنْهُ
وَقَالُوْا لِمَ سَحْتَ الْکَلْبَ نَیْلاً
فَقَالَ دَعُوْالْمَلاَ مَةَ اَنَّ عَیْنِیْ
رَاَتْهُ مَرَّةً فِیْ حَیِّ لَیْلاً

مجنوں نے جنگل میں ایک کتے کو دیکھا تو اس کے واسطے دامنِ احسان کو پھیلا دیا۔لوگوں نے اسے اس پر ملامت کیا اور کہنے لگے کہ تو نے اس طرح ہاتھ پھیر کر کتے کو پیار کیا؟ مجنوں نے جواب دیا کہ

ٹھہرو، مجھے ملامت نہ کرو۔ میری آنکھوں نے اس کو ایک مرتبہ لیلیٰ کے کوچے میں دیکھا ہے۔ (جذب القلوب:۲۴۰)

ہر اک ذرۂ خاک و دریا و کوہ
فروزاں فروزاں ہے اس شہر میں

(بہزاد)

(۹) بہتر ہے کہ مدینہ منورجیسے مقدس شہر میں داخل ہونے سے پہلے "بِئرِ علی" یا کسی اور مقام پر غسل کرلیں۔ اگر داخل ہونے سے پہلے نہ کرسکیں تو شہر میں داخل ہونے کے بعد روضۂ منورہ پر حاضری سے پہلے غسل کرلیں، پاک وصاف لباس پہن لیں، خوشبولگا لیں، داڑھی اور سر میں کنگھی کرلیں۔ الغرض جس قدر ممکن ہو نظافت اور طہارت کے ساتھ اس دربار میں حاضر ہوں۔

یادرکھیں! ہر کام کرتے وقت سُنَّت کا خیال رہے، کوئی بھی کام خلافِ سُنَّت نہ ہونے پائے۔ پھر عاجزی وانکساری کے ساتھ

بارگاہِ سرورِکون ومکاں صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب نگاہیں نیچی کئے ہوئے بڑھتے چلے جائیں۔

حاجیو آؤ شہنشاہ کا روضہ دیکھو
کعبہ تو دیکھ چکے کعبہ کا کعبہ دیکھو

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان)

جس جگہ کرتے ہیں جان وروح ودل پیہم طواف
دیکھنے ہم بھی جہانِ عشق کا کعبہ چلیں

(بہزاد)

(۱۰) دربارِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری سے پہلے کچھ صدقہ وخیرات کرنا مستحب ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ؕ ذٰلِكَ خَیْرٌ لَّكُمْ وَ اَطْهَرُ ؕ فَاِنْ لَّمْ

تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ۝

(ترجمہ) اے ایمان والو! جب تم رسول سے کوئی بات آہستہ عرض کرنا چاہو تو اپنی عرض سے پہلے کچھ صدقہ دے لو، یہ تمہارے لیے بہتر اور بہت ستھرا ہے۔ پھر اگر تمہیں مقدور نہ ہو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (سورۂ مجادلہ، آیت:۱۲)

(۱۱) بہتر ہے کہ باب جبرئیل سے داخل ہوں اور داخل ہونے سے پہلے کچھ دیر اس طرح ٹھہرے رہیں گویا حاضری کی اجازت مانگ رہے ہیں، پھر اعتکاف کی نیت (نَوَیْتُ سُنَّةَ الْاِعْتِکَافِ) کرکے دایاں پیر مسجد کے اندر رکھیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوُجْهِهِ الْکَرِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰهِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ. اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَاشَاءَ اللّٰهُ. اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ. اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ

اَبْـوَابَ رَحْـمَتِکَ. اَلسَّلَامُ عَـلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ.

(ترجمہ) اللہ کی رضا کے لیے، اللہ کی پناہ شیطان مردود سے۔ اللہ کے نام سے (میں داخل ہوتا ہوں) اور اللہ کے سوا کسی کو کوئی طاقت اور قوت نہیں۔ تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، جیسا اللہ نے چاہا۔ اے اللہ رحمت، برکت اور سلامتی نازل فرما ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور اصحاب پر۔ اے اللہ! میرے گناہوں کو بخش دے اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔ آپ پر سلامتی ہو اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں، ہم پر سلامتی ہو اور اللہ کے نیک بندوں پر۔

(۱۲) مسجد شریف میں داخل ہوکر مسجد کی زیب وزینت، نقش ونگار، فرش اور قمقموں کی طرف متوجہ نہ ہوں، بلکہ نہایت ہی عاجزی وانکساری اور ادب واحترام کے ساتھ چلیں۔ حجرہ شریف کے پیچھے سیدھا سرانور کی

طرف ریاض الجنۃ میں آئیں اور محراب النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں دو رکعت نماز تحیۃ المسجد کی نیت سے پڑھیں۔ قرأت طویل نہ کرتے ہوئے پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پر اکتفا کریں۔ اگر ایسے وقت میں جائیں جب کہ نوافل پڑھنا مکروہ ہو جیسے کہ نماز عصر کے بعد تو اس وقت تحیۃ المسجد نہ پڑھیں۔ اگر محراب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں زیادہ بھیڑ بھاڑ ہونے کی وجہ سے نفل پڑھنے کا موقع نہ ملے تو اس کے قریب یا ریاض الجنۃ میں جہاں بھی جگہ ہو پڑھ لیں۔ مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام ارشاد فرماتے ہیں:

مَا بَيْـنَ بَيْتِـیْ وَمِـنْبَـرِیْ رَوْضَةٌ مِـنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ۔ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا ٹکڑا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ (بخاری شریف، حدیث:۱۱۹۵)

نماز سے فارغ ہوکر اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو یہ عظیم نعمت عطا فرمائی۔ یہاں سے کبھی بھی کوئی نامراد

نہیں لوٹتا ہے، اس لیے یہاں اپنے رب کی بارگاہ میں بار بار حج اور زیارت مدینہ کی سعادت کی دعا مانگیں اور اپنے حج وزیارت کے قبول ہونے کی التجا کریں۔

منگتے کا ہاتھ اٹھتے ہی داتا کی دین تھی
دوری قبول وعرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے (اعلیٰ حضرت)

(۱۳) تحیۃ المسجد پڑھنے کے بعد مواجۂ اقدس کی طرف چلیں۔ مواجہ شریف حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک کے سامنے ہے، اس جانب ستونوں کے درمیان تین سنہری مقدس جالیاں ہیں، درمیان کی جالی مبارک میں تین سوراخ ہیں، دو دائیں جانب اور ایک بائیں جانب، بائیں جانب والا سوراخ حضور رحمت عالم ارواحنا فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کے سامنے ہے، دائیں جانب والا پہلا سوراخ خلیفۃ المسلمین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرا خلیفۃ المسلمین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے چہرۂ مبارک کے

سامنے ہے۔

خبردار! خبردار! وہ مقام نہایت ہی ادب کا مقام ہے، وہ سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آرامگاہ ہے، ان کی عظمت اور اس مقام کی حرمت کو پیش نظر رکھتے ہوئے انتہائی عاجزی وانکساری، خشوع وخضوع اور ادب واحترام کے ساتھ، اپنے گناہوں پر نادم ہوتے ہوئے لرزتے، کانپتے، گردن جھکائے ہوئے، آنکھیں نیچی کیے، معافی اور کرم کی امید رکھتے ہوئے، دست بستہ چلیں، اس لیے کہ آپ بہت بڑے دربار میں حاضر ہونے والے ہیں۔

اُف بے حیائیاں کہ یہ منہ اور تیرے حضور
ہاں تو کریم ہے تیری خُو دَرگزر کی ہے
تجھ سے چھپاؤں منہ تو کروں کس کے سامنے
کیا اور بھی کسی سے توقع نظر کی ہے

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان)

دل میں یہ یقین رکھیں کہ حضور سید المرسلین، رحمۃٌ للعالمین، شفیع المذنبین، حبیب رب العالمین، سلطان دارین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سچی، حقیقی، جسمانی، دنیوی حیات کے ساتھ اسی طرح زندہ موجود ہیں، جیسے وفات شریف سے پہلے تھے اور ہمارے سارے احوال کو ملاحظہ فرما رہے ہیں اور ہماری آوازوں کو سن رہے ہیں۔

چمک تجھ سے پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے
تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ
میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے

(اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ والرضوان)

امام محمد ابن حاج مکی اور امام احمد قسطلانی اور ائمۂ دین رحمہم اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین فرماتے ہیں: **لَافَرَقَ بَیْنَ مَوْتِہٖ وَحَیَاتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ مُشَاھَدَتِہٖ لِاُمَّتِہٖ وَمَعْرِفَتِہٖ بِاَحْوَالِھِمْ وَنِیَّاتِھِمْ**

وَعَزَائِمِھِمْ وَخَوَاطِرِھِمْ وَذٰلِکَ عِنْدَہٗ جَلِیٌّ لَاخِفَاءَ بِہٖ.

(ترجمہ) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ووفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں کہ آپ اپنی امت کو دیکھ رہے ہیں اور ان کی حالتوں، ان کی نیتوں، ان کے ارادوں اور ان کے دلوں کے خیالوں کو جانتے، پہچانتے ہیں اور یہ سب ان پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً کوئی پوشیدگی نہیں۔ (مدخل:۱/۲۱۵، زرقانی علی المواھب:۸/۳۰۵)

اے مقدر یہ تیری کرم باریاں سامنے آگئیں وہ حسین جالیاں
جس جگہ سر تو سر روح جھکنے لگی وہ جگہ آگئی وہ مقام آگیا

اب اس سوراخ کے سامنے آئیں جو سرکار ابد قرار، شافع روز شمار، غریبوں کے غمگسار، بے کسوں کے مددگار ارواحنا فداہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کے سامنے ہے۔

یہی بارگاہِ حبیب خدا ہے
جسے جو ملا ہے یہیں سے ملا ہے

جہاں سر جھکے اس کو کہتے ہیں کعبہ
جہاں دل جھکے وہ درِ مصطفیٰ ہے

نہایت ہی ادب واحترام کے ساتھ کم از کم چار ہاتھ کے فاصلے پر آپ کی طرف منہ اور قبلہ کی جانب بیٹھ کر کے اس طرح ہاتھ باندھ کر کھڑا ہو جائیں، جیسا کہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں۔

لباب وشرح لباب، اختیار شرح مختار اور عالمگیری وغیرہ مستند ومعتمد کتابوں میں اس ادب کی تصریح ان الفاظ میں موجود ہے: **یَقِفُ کَمَا یَقِفُ فِی الصَّلٰوۃِ**۔ یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اس طرح کھڑا ہو جیسے نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔

جالی شریف کو بوسہ دینے اور ہاتھ لگانے سے بچئے کہ ادب کے خلاف ہے، یہ کیا کم ہے کہ مدنی آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی بارگاہ میں بلایا اور اپنی نگاہ کرم کے سامنے خصوصی قرب بخشا۔

نہ کوئی عمل ہے سنانے کے قابل
نہ منہ ہے تمہارے دکھانے کے قابل
شفاعت کے صدقے میں جنت ملے گی
عمل ہیں جہنم میں جانے کے قابل
لگاتے ہیں اس کو بھی سینے سے آقا
جو ہوتا نہیں منہ لگانے کے قابل
کرم نے رکھی لاج سجدوں کی مرزاؔ
یہ سر تھا کہاں آستانے کے قابل

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کچھ اس طرح مدنی آقا کی خدمت میں عرض کرتے ہیں:

معراج کا سماں ہے کہاں پہنچے زائرو!
کرسی سے اونچی کرسی اسی پاک گھر کی ہے

مجرم بلائے آئے ہیں جَــآءُوْکَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

اب نہایت ادب واحترام کے ساتھ بارگاہِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم بجالائیں۔ خیال رہے کہ آواز درمیانی ہو، بلند نہ ہو، نہ ہی سخت ہو کہ عمل برباد ہو جائیں اور نہ نہایت نرم جو کہ خلاف سُنَّت ہے، معتدل آواز میں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ان الفاظ میں سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا خَیْرَ خَلْقِ اللّٰهِ، اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ وَاُمَّتِکَ اَجْمَعِیْنَ.

(ترجمہ) اے نبی (صلی اللہ علیک وسلم) آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔ اے اللہ کے رسول (صلی اللہ علیک وسلم)

آپ پر سلام۔ اے اللہ کی تمام مخلوق سے بہتر! آپ پر سلام۔ اے گنہگاروں کی شفاعت کرنے والے! آپ پر آپ کی آل واصحاب پر اور آپ کی تمام امت پر سلام۔

خاص عمل

ایک روایت میں ہے کہ جو شخص حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر پہلے قرآن پاک کی وہ مشہور آیت "اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا" پڑھے اور اس کے بعد ستر مرتبہ "صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ" (صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ) پڑھے۔ فرشتہ کہتا ہے "اے شخص! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل کرتا ہے" اور اس کی ہر حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔ (شرح شفا، ص:۱۵۱، زرقانی علی المواہب، ص:۳۰۷)

(۱۴) سلام کے بعد حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں شفاعت کی درخواست کریں، دعا کے وقت منہ روضۂ انور ہی کی

طرف رکھیں، بلاشبہ سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا روضۂ منورہ کعبہ کا بھی کعبہ ہے۔ بعض لوگ مواجہ اقدس کی طرف پیٹھ اور قبلہ کی طرف منہ کر کے دعا مانگنا شروع کر دیتے ہیں، یہ بالکل ادب کے خلاف ہے۔

خلیفہ منصور عباسی نے حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ دعا کے وقت چہرہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جانب کروں یا قبلہ کی جانب؟ فرمایا: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کیوں منہ پھیرتا ہے، جب کہ وہ تیرے اور تیرے باپ حضرت آدم علیہ السلام کے بھی اللہ کی بارگاہ میں قیامت کے دن وسیلہ ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف منہ کر اور آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے شفاعت طلب کر، اللہ تعالیٰ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ جیسا کہ اللہ عزوجل کا فرمان ہے: وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ۔ الآیۃ۔

(شفا شریف:۲/۳۵، زرقانی علی المواہب:۸/۳۱۳)

امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ابن وہب کی روایت میں ہے: اِذَا سَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ دَعَا یَقِفُ وَ وَجْهُهٗ اِلَی الْقَبْرِ لَا اِلَی الْقِبْلَةِ۔ جب کوئی زائر، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام بھیجے اور دعا کرے تو دعا کے وقت بھی اس کا منہ قبرِ انور کی جانب ہو قبلہ کی جانب نہ ہو۔

(شفا شریف:۲/۱۷، زرقانی علی المواہب:۸/۳۱۳)

اگر کسی تنگ نظر کو یہ گوارا نہ ہو کہ وہ روضۂ اقدس کی طرف چہرہ کر کے دعا مانگے تو کم از کم اتنا ضرور کرے کہ روضۂ انور کی طرف اپنی پیٹھ کر کے بے ادبی کا مرتکب نہ ہو، بلکہ قدمین شریفین کی طرف ذرا آگے ہو کر قبلہ رو ہو کر دعا مانگ لے، لیکن اہلِ ایمان ومحبت جانتے ہیں کہ جب روضۂ انور کا اندرونی حصہ بیت اللہ شریف اور عرشِ معلّٰی اور کرسی سے بھی افضل ہے تو آپ کی ذات پاک کا کیا کہنا۔ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

بہر صورت زائرِ مدینہ کو چاہئے کہ کثرت سے دعائیں مانگے

اور سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وسیلہ لے، آپ سے شفاعت طلب کرے، بلاشبہ آپ کی ذاتِ مبارکہ ایسی ہے کہ کوئی سچے دل سے مانگنے والا کبھی نامراد نہیں لوٹتا۔

ان کے طالب نے جو چاہا پالیا
ان کے سائل نے جو مانگا مل گیا
ان کے کرم سے بھر گیا دامان آرزو
اتنا ملا کہ اب کوئی حاجت نہیں رہی

(۱۵) اگر کسی عزیز یا دوست نے سلام ودعا کے لیے کہا ہو تو اس کی جانب سے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس طرح عرض کریں: اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَ سَلَّمَ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ یَسْتَشْفَعُ بِکَ اِلیٰ رَبِّکَ.

(ترجمہ) اے اللہ کے پیارے رسول صلّی اللہ تعالیٰ علیک و سلم آپ پر فلاں بن فلاں کی جانب سے سلام ہو، وہ آپ سے رب

تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں شفاعت کی درخواست کرتا ہے۔

(فلاں بن فلاں کی جگہ جس نے سلام کے لیے کہا ہے اس کا اور اس کے والد کا نام ذکر کریں)

(۱۶) تاجدار کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کے بعد تھوڑا سا دائیں طرف ہو کر سیدنا صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاخَلِیْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا وَزِیْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاصَاحِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ فِی الْغَارِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ.

(ترجمہ) اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ! آپ پر سلام ہو، اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وزیر! آپ پر سلام ہو، اے غارِ ثور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں۔

پھر ایک اور قدم دائیں ہٹ کر حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اس طرح سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَامُتَمِّمَ الْاَرْبَعِیْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاعِزَّ الْاِسْلَامِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ.

(ترجمہ) اے امیر المؤمنین! آپ پر سلام ہو۔ اے چالیس کا عدد پورا کرنے والے! آپ پر سلام ہو۔ اے اسلام اور مسلمانوں کی عزت! آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں۔

پھر ان دونوں بارگاہوں کے درمیان میں کھڑا ہو کر اس طرح سلام عرض کریں اور ان دونوں حضرات سے بھی عرض کریں کہ آپ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ اقدس میں سفارش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا خَلِیْفَتَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا وَزِیْرَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمَا یَا ضَجِیْعَیْ

رَسُوْلِ اللّٰہِ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ. اَسْئَلُکُمَا الشَّفَاعَةَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَعَلَیْکُمَا وَبَارَکَ وَسَلَّمَ.

(ترجمہ) اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلیفہ آپ دونوں پر سلام ہو۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وزیرو! آپ دونوں پر سلام ہو۔ اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں آرام کرنے والو! آپ دونوں پر سلام اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔ میں آپ دونوں حضرات سے سوال کرتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور ہماری سفارش کیجئے۔ اللہ تعالیٰ ان پر اور آپ دونوں حضرات پر درود، برکت وسلام نازل فرمائے۔

اس کے بعد اللہ عزوجل کے مقرب فرشتوں پر اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا جِبْرَئِیْلُ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا مِیْکَائِیْلُ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اِسْرَافِیْلُ.

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عِزْرَائِیْلُ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یٰاَیُّھَا الْمَلٰٓئِکَۃُ الْمُقَرَّبُوْنَ مِنْ اَھْلِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ.

(ترجمہ) اے سیدنا جبریل علیہ السلام! آپ پر سلام ہو۔ اے سیدنا میکائیل علیہ السلام! آپ پر سلام ہو۔ اے سیدنا اسرافیل علیہ السلام! آپ پر سلام ہو۔ اے سیدنا عزرائیل علیہ السلام! آپ پر سلام ہو۔ اے اللہ کی بارگاہ کے مقرب زمین وآسمان کے فرشتو! آپ سب پر سلام ہو۔ آپ سب پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور برکتیں۔

(۱۷) اب پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مواجہِ اقدس کے سامنے دوبارہ حاضر ہو جائیں۔ اپنی آنکھوں کو بند کرلیں، تصورات وتخیلات میں جوبھی باتیں آتی ہوں انہیں نکالنے کی کوشش کریں، حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کے آداب بجالاتے ہوئے اس طرح صلوٰۃ وسلام کا نذرانہ پیش کریں:

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہِ
اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نُوْرَ اللّٰہِ
وَعَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَ سَلَّمَ

اب اپنے ہاتھوں کو اٹھائیں اور اپنے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گواہ بنا کر اپنے پروردگار کی بارگاہ میں آج تک کے سارے گناہوں سے استغفار کریں، سچے دل سے توبہ کریں، ایسی توبہ جس توبہ پر قائم رہنے کا پکا ارادہ ہو اور پھر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا بھی کریں کہ اللہ رب العزت آئندہ ہم سب کو اپنے دامن کو گناہوں سے بچانے کی توفیق بھی نصیب فرمائے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ
رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَیْہِ

پروردگار جل جلالہ کی بارگاہ میں توبہ واستغفار کرنے کے بعد اب اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے شفاعت کی بھیک مانگیں:

نَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ، نَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ، نَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا سَیِّدَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ، نَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا شَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ، نَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ، نَسْئَلُکَ الشَّفَاعَۃَ یَا رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ. یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا، یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اُنْظُرْ حَالَنَا، یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ اِسْمَعْ قَالَنَا، اِنَّنِیْ فِیْ بَحْرِ ھَمٍّ مُّغْرَقٌ، خُذْ یَدِیْ، خُذْ یَدِیْ، خُذْ یَدِیْ سَھِّلْ لَّنَا اَشْکَالَنَا۔

میرے سرکار!

مجرم بلائے آئے ہیں جَآءُوْکَ ہے گواہ
پھر رد ہو کب یہ شان کریموں کے در کی ہے

میرے سرکار! میرے آقا! یہ آپ کے غلام، یہ آپ کے نام لیوا، بڑی امیدوں اور بڑی تمناؤں کے ساتھ، بڑے یقین کے ساتھ آج آپ کے دربارِ گُہر بار میں حاضر ہیں، آج تک آپ کے در سے کوئی مایوس نہیں لوٹا، ہمیں بھی یقین ہے کہ آج آپ ہم پر ضرور کرم کی نظر فرمادیں گے۔

واہ کیا جود وکرم ہے شہ بطحا تیرا
نہیں سُنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

میرے سرکار! میرے آقا! ہم تسلیم کرتے ہیں کہ ہم نے آپ کی نافرمانیوں میں زندگی گزاری، لیکن آپ کے در پہ کھوٹے سکے بھی چل جاتے ہیں۔

میرے سرکار! میرے آقا!

گندے نکمے کمین مہنگے ہیں کوڑی کے تین

کون ہمیں پالتا تم پہ کروڑوں درود

کر کے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ

تم کہو دامن میں آ تم پہ کروڑوں درود

میرے سرکار! آج زمانہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی ٹھوکروں میں آ جائیں، آج زمانہ ہمیں رسوا کرنا چاہتا ہے، ہمیں ذلیل کرنا چاہتا ہے، ہمیں بھکاری بنانا چاہتا ہے لیکن ہم تو یہی عرض کرتے ہیں ؎

تیرے در کے ہوتے کہاں جاؤں پیارے

کہاں اپنا دامن پسارا کروں میں

تیرے ٹکڑوں پہ پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال

جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

میرے سرکار! میرے آقا! نہ ہمارے دامن میں کوئی نیکی

ہے، نہ ہماری زندگی نیکیوں میں گزری ہے، ہم آپ کو کیا منہ دکھائیں، آپ کی بارگاہ میں کس کا وسیلہ پیش کریں، کس کے توسل سے آپ کی بارگاہ میں بھیک مانگیں۔

میرے سرکار! ہم آپ سے پیر پیراں میر میراں شاہِ جیلاں غوث الثقلین نجیب الطرفین غوثِ اعظم دستگیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے توسل سے شفاعت کی بھیک مانگتے ہیں ؎

تیری سرکار میں لاتا ہے رضاؔ اس کو شفیع

جو میرا غوث ہے اور لاڈلا بیٹا تیرا

میرے سرکار! سیدنا غوثِ پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے میں ہم پر کرم فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہم پر رحمت بھری نظر فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہماری آرزوئیں پوری فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہماری حاضری قبول فرما لیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہماری جائز تمنائیں پوری فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہم میں جو مریض ہیں، ان کے لیے شفا کی دعا فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہم میں جو پریشان حال ہیں، ان کی پریشانیاں دور فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہم میں جو لوگ غموں میں گرفتار ہیں، ان کے غموں کو دور فرما دیجئے۔

سیدنا غوث پاک کے صدقے میں ہمیں رب قدیر جل جلالہٗ کی نعمتوں سے مالا مال فرما دیجئے۔

میرے سرکار! میرے آقا! ہمیں کئی محبتیں دعوت دیتی ہیں کہ ہماری محبت میں گرفتار ہو جا، لیکن آپ کی بارگاہ میں یہی التجا ہے ؎

مجھے اپنی رحمت سے تو اپنا کر لے

سوا تیرے سب سے کنارہ کروں میں

تیرے ٹکڑوں سے پلے غیر کی ٹھوکر پہ نہ ڈال

جھڑکیاں کھائیں کہاں چھوڑ کے صدقہ تیرا

میرے سرکار! میرے آقا! ہم کتنے بھی گنہ گار ہیں، مگر آپ سے کرم کی امید رکھتے ہیں، آپ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں ہمارے گناہوں کی معافی کی دعا فرما دیں گے، اللہ عزوجل ضرور ہمیں معاف فرما دے گا۔ آپ اپنے لبہائے مبارک کو ایک بار جنبش دیں گے تو ہماری بگڑی ہوئی بن جائے گی، آپ ایک مرتبہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں ہماری سفارش کر دیں گے تو یقیناً اللہ عزوجل ہمیں معاف فرما دے گا ؎

تو جو چاہے تو ابھی میل مِرے دل کے دُھلیں

کہ خدا دل نہیں کرتا کبھی میلا تیرا

ایک میں کیا مِرے عصیاں کی حقیقت کتنی

مجھ سے سو لاکھ کو کافی ہے اشارہ تیرا

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں اس طرح سلام پیش کریں:

اے شفیعِ امم تم پہ بے حد سلام
اے جمیل الشِّیَم تم پہ بے حد سلام
فکرِ اُمت میں لب پر دعائیں رہیں
آنکھ رہتی تھی نَم تم پہ بے حد سلام
لا مَکاں کے مکیں آپ جب ہو گئے
عرش زیرِ قدم تم پہ بے حد سلام
چاہتا ہے رِضا شاکرِ غمزدہ
کہہ دو راضی ہیں ہم تم پہ بے حد سلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں بطورِ استغاثہ یہ اشعار پڑھیں:

مجھے اپنے در کا بنانا محمد
غمِ دو جہاں سے بچانا محمد
ترے ہوتے خود کو میں تنہا کہوں کیوں؟
یہاں بھی وہاں بھی نبھانا محمد
چلا آیا طیبہ میں قرآن پڑھ کر
قرآن و سنن پہ چلانا محمد
مِری مادرِ مُشفِقہ پر کرم ہو
اُنہیں خلد میں تم بسانا محمد
زمانہ گرانے میں مجھ کو لگا ہے
مجھے اب تو تم ہی اٹھانا محمد
مِری روح تن سے جدا جب کہ ہوگی
رُخِ پاک مجھ کو دِکھانا محمد

رہے سانس جب تک کروں دیں کی خدمت
مجھے اس کے قابل بنانا محمد
کہاں ارضِ طیبہ کہاں یہ سراپا
مجھے اس کے قابل بنانا محمد
نہیں چاہتِ تخت و تاجِ سکندر
مدینے میں مجھ کو مٹانا محمد
پئے غوثِ اعظم کرم کی نظر ہو
مِری لاج تم ہی بچانا محمد
ہے مظلوم و مغموم شاکر تمہارا
مِری بے کسی کو مِٹانا محمد

بطورِ دعا یہ اشعار پڑھیں:

میرے سرکار مدینے میں بلاتے رہنا
غمِ دنیا غمِ عقبیٰ سے بچاتے رہنا
کوئی مشکل نہیں ایسی جو نہ ٹالی تم نے
میرے داتا میری بگڑی کو بناتے رہنا
حشر کی پیاس مجھے جبکہ پریشاں کر دے
جام کوثر کا مجھے آپ پلاتے رہنا
کوئی نیکی نہیں دامن میں مرے یا سَنَدی
مجھ سیہ کار کو سرکار نبھاتے رہنا
آج پھر سے مجھے طیبہ کا بنایا زائر
میری قسمت کو اسی طرح جگاتے رہنا
وحشتِ قبر سے گھبرائے جو شاکر آقا
تھپکیاں دے کے اسے آپ سلاتے رہنا

نمناک آنکھوں کے ساتھ دل کو حاضر رکھ کر یہ اشعار بطورِ دعا پڑھیں:

یَا رَسُوْلَ اللّٰہ کَرَمْ　　　　یَا حَبِیْبَ اللّٰہ کَرَمْ

عصیاں میں ڈوبا سربسر اعمالِ نیک ہیں صفر
صدقے میں غوثِ پاک کے کردو کرم کی اک نظر
اللہ کے ہو تم حبیب دونوں جہاں کے ہو طبیب
صدقے میں غوثِ پاک کے ہو روح کو شفا نصیب
تم ہو رسولوں کے رسول ہوں دور سب رنج وملول
صدقے میں غوثِ پاک کے کرلو غلاموں میں قبول
شاکرؔ کھڑا ہے یہ حضور اس کے مٹا دو سب قصور
صدقے میں غوثِ پاک کے دارین میں ملے سرور

حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے توسل سے اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یہ دعا کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَ قَوْلُکَ الْحَقُّ:

وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْآ اَنْفُسَھُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا٥ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ عَلَیْہِ مَا عَنِتُّمْ حَرِیْصٌ عَلَیْکُمْ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ٥

وَ قَدْ جِئْنَاکَ سَامِعِیْنَ قَوْلَکَ طَائِعِیْنَ اَمْرَکَ مُسْتَشْفِعِیْنَ نَبِیَّکَ اِلَیْکَ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ۔ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ وَ لَا تَجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّکَ رَءُوْفٌ رَّحِیْمٌ ۔ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَ سَلِّمُوْا

تَسْلِیْمًا ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَھْلِ بَیْتِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِحُرْمَۃِ ھٰذَا النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ اَنْ تَرْزُقَنِیْ اِیْمَانًا کَامِلاً ثَابِتًا تُبَاشِرُ بِہٖ قَلْبِیْ. وَ یَقِیْنًا صَادِقًا حَتّٰی اَعْلَمَ اَنَّہٗ لاَ یُصِیْبُنِیْ اِلَّا مَا کَتَبْتَ لِیْ. وَ عِلْمًا نَّافِعًا. وَّ قَلْبًا خَاشِعًا. وَّ لِسَانًا ذَاکِرًا. وَّ وَلَدًا صَالِحًا. وَّ رِزْقًا وَّاسِعًا وَّ حَلاَلاً طَیِّبًا. وَّ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا. وَّ صَبْرًا جَمِیْلاً. وَّ اَجْرًا عَظِیْمًا. وَّ عَمَلاً صَالِحًا مَّقْبُوْلاً. وَّ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ. یَا نُوْرَ النُّوْرِ. یَا عَالِمَ مَا فِی الصُّدُوْرِ اَخْرِجْنِیْ وَ جَمِیْعَ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الظُّلُمَاتِ اِلَی النُّوْرِ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ. وَ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّ اَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ. بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ. سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ. وَ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ. وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ. اٰمِیْن.

(ترجمہ) اے اللہ! تیرا فرمان ہے ''اور اے محبوب! اگر وہ لوگ جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا، آپ کی خدمت میں حاضر ہوں اور اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگیں اور رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بھی ان کے لیے مغفرت کی دعا کردیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں گے۔ بلاشبہ آ گئے تمہارے پاس تمہیں میں سے ایک عظیم رسول جن پر تمہارا مشقت میں پڑنا ناگوار ہے، وہ تمہاری بہتری چاہتے ہیں اور ایمان والوں پر بڑے شفقت کرنے والے مہربان'' اور یقیناً تیرا فرمان حق ہے۔

اے اللہ! ہم تیرا فرمان سن کر حاضر ہوگئے ہیں، تیرا حکم مانتے ہوئے، تیری بارگاہ میں تیرے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سفارش لے کر۔ اے اللہ! ہمیں دنیا میں بہتری عطا فرما اور آخرت میں بھی بہتری عطا فرما اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔ اے پروردگار! ہمیں اور ہمارے ان بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان کے

ساتھ گزرے اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے لیے کینے نہ رکھ، اے ہمارے پروردگار! تو بڑا مہربان رحم فرمانے والا ہے۔ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں، اس غیب بتانے والے نبی پر، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود پڑھو اور خوب سلام پڑھو۔ اے اللہ! درود و سلام اور برکت نازل فرما ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اور آپ کی آل پاک، آپ کے صحابۂ کرام، آپ کی اولاد اور اہل بیت سب پر۔ اے اللہ! میں تجھ سے اس نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے کامل ایمان اور مضبوط ایمان عطا فرما، جو میرے دل میں سما جائے اور ایسا سچا یقین عطا فرما کہ میں جان لوں کہ مجھے وہ ہی کچھ ملے گا جو تو نے میرے لیے رکھ دیا ہے اور مجھے نفع دینے والا علم، ڈرنے والا دل، ذکر کرنے والی زبان، نیک اولاد اور پاک حلال اور وسعت والی روزی عطا فرما اور مجھے سچی توبہ، اچھا صبر، اعلیٰ اجر و ثواب اور مقبول نیک عمل اور ایسی تجارت عطا فرما

جس میں کوئی گھاٹا اور نقصان نہ ہو۔ اے نوروں کے نور! اور سینوں کے راز جاننے والے! مجھے اور تمام مسلمانوں کو دنیا و آخرت میں (کفر و شرک کے) اندھیروں سے نکال کر (ایمان کی) روشنی کی طرف لا۔ مجھے دین اسلام پر موت عطا فرما اور مجھے اپنے خاص بندوں میں شامل فرما، اپنی رحمت کے وسیلے سے اے مہربان اور رحم کرنے والے اور سارے جہاں کے پروردگار! پاک ہے آپ کا رب عزت والا ان باتوں سے جو کافر لوگ اس سے متعلق کرتے ہیں اور سلام ہو سب رسولوں پر اور سب تعریف اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

(۱۸) پھر ریاضُ الجَنَّۃ میں آکر دو رکعت نماز نفل بطور شکرانہ ادا کریں اور اللہ تعالیٰ کی خوب حمد و ثنا اور شکر ادا کریں کہ اس نے آپ کو اس عظیم نعمت سے سرفراز فرمایا۔ اگر موقع ملے تو ریاضُ الجَنَّۃ ہی میں گڑگڑا کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں یہ دعا مانگیں:

اَللّٰھُمَّ لاَ تَدَعْ لَنَا فِی مَقَامِنَا ھٰذَا بَیْنَ یَدَیْ سَیِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ ذَنْبًا اِلاَّ غَفَرْتَہٗ. وَ لاَ ھَمًّا اِلاَّ فَرَّجْتَہٗ. وَ لاَ عَیْبًا اِلاَّ سَتَرْتَہٗ. وَ لاَ مَرِیْضًا اِلاَّ شَفَیْتَہٗ وَ عَافَیْتَہٗ. وَ لاَ مُسَافِرًا اِلاَّ نَجَّیْتَہٗ. وَ لاَ غَآئِبًا اِلاَّ رَدَدْتَّہٗ. وَ لاَ عَدُوًّا اِلاَّ خَذَلْتَہٗ وَ دَمَّرْتَہٗ. وَ لاَ فَقِیْرًا اِلاَّ اَغْنَیْتَہٗ. وَ لاَ حَاجَۃً مِّنْ حَوَآئِجِ الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ لَنَا فِیْھَا صَلاَحٌ اِلاَّ قَضَیْتَھَا وَ یَسَّرْتَھَا. اَللّٰھُمَّ اقْضِ حَوَائِجَنَا. وَ یَسِّرْ اُمُوْرَنَا. وَ اشْرَحْ صُدُوْرَنَا. وَ تَقَبَّلْ زِیَارَتَنَا. وَ اٰمِنْ خَوْفَنَا. وَ اسْتُرْ عُیُوْبَنَا. وَ اغْفِرْ ذُنُوْبَنَا. وَ اکْشِفْ کُرُوْبَنَا. وَ اخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ اَعْمَالَنَا. وَ رُدَّ غُرْبَتَنَا اِلٰی اَھْلِنَا وَ اَوْلاَدِنَا سَالِمِیْنَ غَانِمِیْنَ مَسْتُوْرِیْنَ. وَ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ. مِنَ الَّذِیْنَ لاَ خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَ لاَ ھُمْ یَحْزَنُوْنَ. بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ. اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ.

(ترجمہ) اے اللہ! اس برکت والے مقام پر ہمارے آقا و مولا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہمارے ہر گناہ کو بخش دے، ہمارے ہر غم کو دور کر دے، ہمارے ہر عیب کی پردہ پوشی فرما۔ ہمارے ہر بیمار کو صحت و شفا اور عافیت عطا فرما، ہمارے ہر مسافر کو سفر کی تکلیفوں سے نجات دے دے، ہمارے ہر گمشدہ اور بھولے ہوئے کو اپنے گھر پہنچا دے، ہمارے ہر دشمن کو رسوا اور برباد کر دے، ہمارے ہر غریب اور تنگدست کو غنی کر دے، ہماری دنیا اور آخرت کی ہر ضرورت کو جس میں ہمارے لیے بہتری ہے، پوری اور آسان کر دے۔

اے اللہ! ہماری ضرورتوں کو پوری فرما، ہماری مشکلات کو آسان فرما، ہمارے سینوں کو کشادہ فرما، ہماری اس زیارت اور حاضری کو قبول فرما، ہمارے خوف کو دور فرما، ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی فرما، ہمارے گناہوں کو معاف فرما، ہمارے ہر دکھ، درد کو دور فرما، نیکیوں پر ہمارے اعمال کا خاتمہ فرما، سفر سے ہمیں صحیح سلامت، کامیابی کے ساتھ

پردہ پوشی کرتے ہوئے اپنے اہل وعیال میں لوٹا،ہمیں اپنے ان پسندیدہ بندوں میں شامل فرما جنہیں کوئی ڈر نہ ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔ اپنی رحمت کے صدقے میں، اے سب سے زیادہ مہربان اور رحم کرنے والے۔ قبول فرما، اے سب جہانوں کے پروردگار!

(۱۹) منبر شریف کے پاس آ کر بھی دعا کریں اور اس پر ہاتھ پھیر کر تبرّ گا اپنے چہرے پر پھیر لیں۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما منبر شریف پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیٹھنے کی جگہ ہاتھ پھیر کر اپنے چہرے پر پھیرتے تھے۔ (شفا شریف:۲/۴۷)

(۲۰) اس کے بعد ستون حنانہ کے پاس آئیں جو محراب نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ہی دائیں طرف ہے۔ یہاں کھڑے ہو کر کثرت سے درود شریف پڑھیں اور خوب دعا مانگیں۔

(۲۱) دوسرے مشہور ستونوں کے پاس بھی درود شریف، نوافل اور دعائیں کریں۔

(۲۲) نماز اور غیر نماز میں روضۂ انور کی طرف ہرگز پیٹھ نہ کریں۔ خصوصاً مسجد نبوی شریف کے اندر اس کا بہت ہی زیادہ خیال رکھیں۔

(۲۳) مدینہ منورہ کے قیام میں روضۂ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حاضری، درود شریف، قرآن کریم کی تلاوت، نوافل اور ذکر و دعا کا اہتمام رکھیں۔ زیادہ سونے، بازاروں میں گھومنے اور دیگر فضول کاموں اور باتوں میں یہ قیمتی اور نہایت اہم وقت ضائع نہ کریں۔ قیام کے دوران کم از کم ایک مرتبہ کلام پاک ضرور ختم کریں۔

دیکھی ہیں جب سے گنبدِ خضرا کی جھلکیاں
کچھ اور دیکھنے کی ضرورت نہیں رہی

(بہزاد)

(۲۴) جب تک مدینہ شریف میں رہیں اور خصوصاً مسجد نبوی شریف میں حاضری کے وقت ہرگز شور و شغب نہ کریں اور نہ ہی بہت زیادہ بلند آواز سے کچھ کہیں یا پڑھیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ o اِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى ؕ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ o

(ترجمہ) اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلّا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہ کہیں تمہارے عمل اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔ بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیزگاری کے لیے پرکھ لیا ہے ان کے لیے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔ (سورۂ حجرات، آیت:۲-۳)

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد میں کھڑا تھا، حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک

کنکری مجھے مار کر اشارہ سے اپنی طرف بلایا اور فرمایا یہ دو آدمی جو بول رہے ہیں ان کو میرے پاس لاؤ، میں لے آیا۔ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ انہوں نے جواب دیا، ہم طائف کے رہنے والے ہیں۔ فرمایا، اگر تم اس شہر کے رہنے والے ہوتے تو میں تمہیں بہت تکلیف پہنچاتا۔ تم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مسجد میں آوازیں بلند کر رہے ہو۔ (گویا اجنبی اور ادب سے ناواقف ہونے کے سبب معذور قرار دیئے، ورنہ سزا کے مستحق تھے۔)

(بخاری شریف، ۱/۶۷)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب قریب کہیں کیل یا میخ وغیرہ کے ٹھوکنے کی آواز سُنتیں تو کسی کو بھیج کر ان کو روکتیں اور فرماتیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اذیت نہ پہنچاؤ۔

(زرقانی علی المواہب:۳۰۴)

امیر المؤمنین حضرت مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو اپنے

مکان کے کواڑ (دروازہ) بنوانے کی ضرورت پیش آئی تو بنانے والوں کو ہدایت فرمائی کہ شہر کے باہر بقیع کے علاقہ میں بنا کر لائیں تا کہ لکڑی کے کاٹنے بنانے کی آواز حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اذیت کا باعث نہ ہو۔

(زرقانی علی المواہب ص۳۰۴)

(لیکن افسوس ہے دورِ حاضر کے گستاخوں پر جو دھماکہ خیز مشینوں کی آواز سے رسول اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اذیت پہنچا رہے ہیں۔)

حضرت محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

لَا یَنْبَغِیْ لِاَحَدٍ اَنْ یَعْتَمِدَ الْمَسْجِدَ بِرَفْعِ الصَّوْتِ وَلَا بِشَیْءٍ مِّنَ الْاَذٰی وَاَنْ یُّنَزِّہَ عَمَّا یُکْرَہُ. کسی کے لیے بھی لائق نہیں ہے کہ مسجد شریف میں آواز بلند کرے اور کوئی ایسا کام کرے جو دوسروں کے لیے اذیت ہو اور مسجد کو ہر ناپسندیدہ امر سے پاک رکھے۔

(شفا شریف:۲/۶۷)

حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

قَوْلُهٗ تَعَالٰی: لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَهُوَ حَیٌّ حَاضِرٌ بَعْدَ مَمَاتِهٖ کَمَا کَانَ فِیْ حَالِ حَیَاتِهٖ.

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اپنی آوازیں نبیٔ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی آواز سے بلند نہ کرو اور وہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنی وفات کے بعد بھی اسی طرح زندہ ہیں جس طرح وفات سے پہلے زندہ تھے۔ (شرح شفا:۱۶۰)

حضرت علامہ قسطلانی وعلامہ زرقانی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ادب کا وہی معاملہ ہونا چاہئے جو آپ کی حیات میں تھا، کیوں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام اب بھی اپنی قبر انور میں زندہ ہیں اور اذان واقامت کے ساتھ نماز بھی پڑھتے ہیں۔ (زرقانی علی المواہب ص۳۰۴)

(۲۵) خبردار مسجد شریف اور خصوصاً مواجہ شریف میں جوتے، چپل ہرگز نہ لے کر جائیں کہ ادب کے خلاف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت

موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ وَ التَّسْلِیْمُ سے فرمایا تھا۔ فَاخْلَعْ نَعْلَیْکَ اِنَّکَ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًی. (ترجمہ) اپنے نعلین اتار دو، کیوں کہ ایک مقدس وادی طویٰ میں ہو۔ (سورۂ طٰہٰ، آیت:۱۲)

ذرا غور کرو! جب اس مقدس وادی طویٰ میں جوتے اتارنے کا حکم دیا گیا، تو کیا حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مقدس نہیں ہے؟ حرمِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تو وادیِ طویٰ سے بھی بڑھ کر ہے، لہٰذا ادب واحترام کا تقاضا یہی ہے کہ آپ کی مسجد پاک میں جوتے نہ لے جائیں، بلکہ دروازوں پر بوّاب صاحبان (جو اسی کام کے لیے مقرر ہیں) کے پاس ہی جوتے، چپل رکھ دیں اور آتے وقت حسبِ توفیق ان کی کچھ خدمت بھی کریں۔

اگر ممکن ہو تو مدینۂ منورہ میں ادب وتعظیم کی خاطر جوتوں اور چپلوں کے بغیر رہنے کی کوشش کریں، ممکن ہے کہ ادب وتعظیم کی یہ ادا اللہ عزوجل کو پسند آجائے اور اسی ادب وتعظیم کی بدولت آپ کو نواز دے۔

(۲۶) مسجد شریف میں قرآن پاک کے ادب کا ہر دم خیال رکھیں۔ بعض لوگ اس کا بالکل خیال نہیں کرتے اور (معاذ اللہ) اوپر سے گزر جاتے ہیں، یہ سخت بے ادبی ہے۔ بعض اپنی جوتیاں قرآن مقدس سے اونچی کر کے لیے ہوئے جاتے ہیں۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں قرآن مقدس کی اس قدر توہین!! نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِکَ۔

ایسی بے ادبیوں اور گستاخیوں سے اپنے آپ کو ہمیشہ بچائے رکھیں اور خصوصاً مسجد نبوی شریف میں اس کا خاص اہتمام کریں۔

(۲۷) جب تک مسجد شریف کے اندر رہیں بار بار حجرۂ انور کی طرف عقیدت اور محبت کی نظروں سے دیکھیں کیوں کہ خالق ومخلوق کے محبوب، سرورِ کونین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس میں جلوہ افروز ہیں۔

(۲۸) مسجد شریف سے باہر نکلتے وقت بھی محبت اور عقیدت کی آنکھوں سے گنبدِ خضریٰ پر نظریں جما کر درود شریف پڑھیں اور کبھی کبھی عاشقانہ اور والہانہ انداز میں چپ چاپ دیکھتے رہیں۔

یہ سمجھ کر قابلِ سجدہ نہیں اپنی جبیں
دور ہی سے ہم کسی کا آستاں دیکھا کیے
مِرا قبلۂ عشق ہے سبز گنبد
مِرا کعبۂ شوق کوئے محمد

(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم)

(۲۹) کوشش کریں کہ وہاں کے قیام میں کوئی نماز بغیر جماعت کے نہ ہو، ہر نماز جماعت کے ساتھ مسجدِ نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں ادا کریں۔

یاد رکھیں! بدعقیدہ اور بےادب کے پیچھے ہرگز نماز نہیں ہوتی اور فاسقِ مُعلن مثلاً داڑھی منڈانے والے یا حدِ شرع سے کم داڑھی رکھنے والے کے پیچھے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دہرانا واجب ہے، لہٰذا ہو سکے تو علاحدہ اپنی جماعت کرلیں، ورنہ انفرادی طور پر ہی نماز پڑھ لیں، لیکن ہر نماز مستحب وقت میں مسجد نبوی شریف ہی

میں پڑھنے کی کوشش کریں۔

(۳۰) جب کبھی روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب سے گزریں تو دست بستہ کھڑے ہو کر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں، بغیر سلام کے ہرگز ہرگز نہ گزریں۔

حضرت ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہا کہ میں نے خواب میں رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے، سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوحازم (رضی اللہ عنہ) سے کہہ دینا کہ تم میرے پاس سے گزر جاتے ہو اور کھڑے ہو کر سلام بھی نہیں کرتے اس کے بعد حضرت ابوحازم (رضی اللہ عنہ) کا معمول بن گیا کہ جب بھی آپ کا گزر مدنی آقا مصطفیٰ جانِ رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر کے قریب سے ہوتا تو کھڑے ہو دست بستہ سلام عرض کر کے آگے بڑھتے۔ (وفاء الوفا: ۱۴۰۷)

(۳۱) ممکن ہو تو روزانہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضۂ

مقدسہ کی زیارت کے بعد جنت البقیع شریف میں حاضری دیں، کیوں کہ وہاں حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اہل بیت اطہار، صحابۂ کرام، ازواجِ مطہرات، چچیاں، پھوپھیاں، صاحبزادیاں اور متعدد برگزیدہ ہستیاں (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ) آرام فرما ہیں۔ دھیان رہے کہ ادب واحترام کے ساتھ جوتے اتار کر مزاراتِ مقدسہ پر حاضری دیں اور سلام عرض کریں۔

جنۃ البقیع شریف میں داخل ہوتے وقت اہل بقیع کو اس طرح سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّوْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَّ اِنَّآ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِکُمْ لَاحِقُوْنَ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَھْلِ الْبَقِیْعِ الْغَرْقَدِ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلَھُمْ.

(ترجمہ) تم پر سلام اے قوم مومنین کے گھر والو! تم ہمارے پیشوا ہو اور ہم ان شاء اللہ تم سے ملنے والے ہیں۔ اے اللہ! بقیع والوں

کی مغفرت فرما۔ اے اللہ! ہم کو اور انہیں بخش دے۔

(۳۲) ہو سکے تو ہر روز، ورنہ جمعرات کو شہدائے اُحد (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ) کی زیارت کے لیے حاضر ہوں۔ وہاں جا کر سب سے پہلے نہایت ادب واحترام کے ساتھ سید الشہدا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر انوار پر حاضری دیں۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سب چچاؤں میں افضل ہیں۔ جنتی عورتوں کی سردار حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کی زیارت کے لیے جایا کرتی تھیں۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ ہر جمعہ کو، بلکہ بعض میں آیا ہے کہ ہر تیسرے یا چوتھے دن تشریف لے جاتی تھیں اور وہاں جا کر نماز پڑھتیں، روتیں اور قبر کی اصلاح ومرمت کرتیں۔ آپ نے ایک پتھر بھی بطور علامت قبر پر رکھا تھا۔ (جذب القلوب: ۱۵۸)

حضرت سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مقدس پر

جب حاضری ہو، اس وقت دست بستہ ان کے حضور اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا حَمْزَۃُ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ نَبِیِّ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ حَبِیْبِ اللّٰہِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا عَمَّ الْمُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الشُّھَدَآءِ وَ یَا اَسَدَ اللّٰہِ وَ اَسَدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ.

(ترجمہ) تم پر سلام ہوا ے ہمارے سردار حضرت حمزہ! تم پر سلام ہوا ے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا! تم پر سلام ہوا ے اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا! تم پر سلام ہوا ے اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا! تم پر سلام ہوا ے سرکار مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے چچا! تم پر سلام ہوا ے تمام شہیدوں کے سردار! تم پر سلام ہوا ے اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ و

سلم کے شیر!

حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر حاضری کے بعد دوسرے شہدائے اُحد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات پر بھی حاضری دیں۔ ان کے مزارات سیدالشہد احضرت امیر حمزہ رضی المولیٰ تعالیٰ عنہ کے سرانور کی جانب کچھ فاصلہ پر ایک چہار دیواری میں ہیں۔

تمام شہدائے اُحد کو مجموعی طور پر اس طرح سلام پیش کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءُ یَا سُعَدَآءُ یَا نُجَبَآءُ یَا نُقَبَآءُ یَا اَھْلَ الصِّدْقِ وَ الْوَفَآءِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا مُجَاھِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَقَّ جِھَادِہٖ. سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ. اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ یَا شُھَدَآءَ اُحُدٍ کَآفَّۃً عَآمَّۃً وَّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ.

(ترجمہ) تم پر سلام ہوا ے شہیدو! اے خوش نصیبو! اے نیک بختو! اے سردارو! اے سچائی اور وفا والو! تم پر سلام ہوا ے اللہ کی راہ میں

جہاد کرنے والو! جیسا کہ جہاد کا حق ہے! تم پر سلام ہو بدلہ تمہارے صبر کا تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔ تم سب لوگوں پر سلام، اللہ کی رحمت اور برکتیں ہوں اے اُحد کے شہیدو!

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر سال کے شروع میں شہدائے اُحد کی قبروں پر تشریف لے جاتے اور فرماتے: سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ. سلامتی ہو تم پر، تمہارے صبر کا بدلہ تو پچھلا گھر کیا ہی خوب ملا۔ (سورۂ رعد، آیت:۲۴)

سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے کہ جو شخص ان پر سلام پڑھے گا، اس کو یہ سلام کا جواب دیں گے۔

حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جو شخص شہدائے احد رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبروں پر حاضر ہو کر سلام بھیجے تو وہ قیامت تک ان پر سلام بھیجتے ہیں۔ (جذب القلوب:۱۹۴)

شہدائے اُحد (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ) کی

زیارت کے ساتھ، جبلِ اُحد کی بھی زیارت کریں، اس کو عقیدت ومحبت کی نظروں سے دیکھیں، کیوں کہ یہ پہاڑ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا محبّ و محبوب ہے اور بڑی فضیلت والا ہے۔ رحمۃٌ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اس پہاڑ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کرتے: ھٰذَا جَبَلٌ یُّحِبُّنَا وَ نُحِبُّہٗ۔ یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔ (بخاری شریف، حدیث:۲۸۸۹)

مدنی تاجدار علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مرتبہ حضرتِ صدیق اکبر، حضرتِ فاروق اعظم اور حضرتِ عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمْ کے ساتھ اس پہاڑ پر تشریف لے گئے، جبلِ اُحد ہلنے لگا۔ میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے پہاڑ! ٹھہر جا، کیوں کہ تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ (بخاری شریف، حدیث:۳۶۷۵)

سرکارِ ابد قرار شافعِ روزِ شمار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمانِ عالی شان ہے کہ یہ پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ہے۔ جب تم اس

پر سے گزرو تو اس کے درختوں کا میوہ کھایا کرو اگر میوہ نہ ہو تو گھاس کا بھی وہی حکم ہے۔

سبحان اللہ! ایک پہاڑ کو میرے آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت ہوگئی تو اس کی عظمت اور بلندی کا یہ عالم کہ وہ پہاڑ جنت کے پہاڑوں میں سے ایک بن گیا اور وہاں کا ذرہ ذرہ قابلِ تعظیم ہوگیا۔

اگر ہم بھی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کریں گے اور ان کی سُنّت کے مطابق زندگی گزاریں گے تو یقیناً ہم بھی دنیوی اور اخروی دونوں طرح کی نعمتوں سے مالا مال ہوجائیں گے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجۂ محترمہ اپنی اولاد سے فرماتی ہیں کہ جاؤ اُحد کی زیارت کرو اور میرے لیے وہاں کی گھاس لاؤ۔

(۳۳) سید الشہداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پشت مبارک کی طرف کچھ فاصلہ پر وہ جگہ ہے، جہاں رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کا دندان مبارک

شہید ہوا تھا۔ اس مقام پر ''قُبَّۃُ الثَّنَایَا'' نام کی ایک چھوٹی سی مسجد تھی، اس پر قُبہ تھا، مگر افسوس کہ حکومت نے اس مسجد اور قبہ کو شہید کر دیا۔ اس کے آثار موجود ہیں، ہوسکے تو وہاں بھی حاضری دیں، درود مبارکہ پڑھیں اور دعائیں مانگیں۔

(۳۴) قُبَّۃُ الثَّنَایَا میں آگے کی جانب اُحد پہاڑ ہی میں وہ مقام ہے جہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم جنگِ اُحد میں زخمی ہوکر تشریف فرما ہوئے تھے۔ جب کہ ابوسفیان نے ایک پہاڑی پر چڑھ کر پکارا تھا کہ یہاں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں؟ سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابۂ کرام (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ) سے فرمایا کہ کوئی جواب نہ دے۔ اس کے بعد ابوسفیان نے ابوبکر صدیق اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پکارا۔ جب کوئی جواب نہیں ملا تو پکار کر کہنے لگا سب مارے گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ضبط نہ ہوسکا اور فرمانے لگے۔ او دشمنِ خدا! ہم سب زندہ ہیں۔ ابوسفیان نے کہا: اُعْلُ یَاھُبَلُ (اے ہبل تو

اونچا رہ) رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام علیہم الرضوان سے فرمایا تم کہو اَللّٰہُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ (اللہ تعالیٰ اونچا اور بڑا ہے) ابوسفیان نے کہا: لَنَا الْعُزّٰی وَلَا عُزّٰی لَکُمْ (ہمارے لیے عزیٰ ہے اور تمہارے لیے کوئی عزیٰ نہیں) صحابۂ (رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْنَ) نے کہا: اَللّٰہُ مَوْلَانَا وَلَا مَوْلٰی لَکُمْ (اللہ تعالیٰ ہمارا مولیٰ ہے اور تمہارا کوئی مولیٰ نہیں) (بخاری شریف، حدیث: ۳۰۳۹)

اگر ممکن ہو تو اس مقام پر بھی حاضری دیں اور درود شریف پڑھیں۔ موجودہ حکومت کے سپاہی وہاں جانے نہیں دیتے، لیکن بعض طالبین صادق کسی نہ کسی طرح چلے ہی جاتے ہیں۔

(۳۵) اس مقام کی زیارت کو جاتے ہوئے کچھ پہلے، پہاڑ کے پہلو میں دائیں طرف ایک بہت ہی بڑا پتھر ایسے پڑا ہے جیسے اوپر سے لڑھکتے ہوئے آئے اور کسی چیز سے اٹک کر رُک جائے۔ اس میں نیچے کی جانب سر کے برابر ایک گڑھا ہے لوگ تبرکاً اس میں اپنا سر ڈالتے ہیں۔

اس کے متعلق مشہور ہے کہ جنگ کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس مقام پر ایک پتھر پر تشریف فرما تھے، جو اس بڑے پتھر کے نیچے اب بھی ہے، اوپر سے کافروں نے آپ کو ہلاک کرنے کی غرض سے (معاذ اللہ) اس بہت بڑے پتھر کو آپ پر گرا دیا تھا۔ یہ پتھر رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سرِ مبارک پر آکر نرم ہوگیا اور اس میں آپ کے سر مبارک کے دھنسنے سے گڑھا پڑ گیا۔ واللہ اعلم۔ (وفاء الوفا: ۹۳۰)

(۳۶) مسجدِ قُبا شریف کی زیارت اور وہاں نماز پڑھنا بہت افضل ہے۔ یہ وہ مسجد ہے جس کی بنیاد مدنی تاجدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی۔ علامہ سُہَیلی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں کہ مسجد قبا کی بنیاد کے وقت پہلا پتھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسرا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور تیسرا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رکھا۔ سبحان اللہ!

حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:

خدا کی قسم! اگر یہ مسجد ساری کائنات میں کہیں بھی ہوتی تو ہم اس کی طلب میں کتنے اونٹوں کے جگر مار دیتے۔ (جذب القلوب:۱۳۲)

حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسجدِ قبا میں دو رکعت نماز پڑھنا میرے نزدیک بیت المقدس کی دوبار زیارت سے بہتر ہے۔ (جذب القلوب)

مختارِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اَلصَّلٰوۃُ فِی مَسْجِدِ قُبَا کَعُمْرَۃٍ۔ مسجدِ قبا میں نماز پڑھنا عمرہ کے برابر ہے۔ (ترمذی شریف، حدیث:۳۲۵)

ممکن ہو تو روزانہ، ورنہ ہر شنبہ (سنیچر) کو مسجدِ قبا میں حاضر ہو کر نفل نماز پڑھنے کا شرف حاصل کریں۔

مسجدِ قبا میں نماز کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا الْمَسْجِدَ مَسْجِدُ قُبَآءٍ وَ مُصَلّٰی نَبِیِّنَا وَ حَبِیْبِنَا سَیِّدِنَا مَحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ. اَللّٰھُمَّ

اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِی کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ عَلٰی صَدْرِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ:

لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْہِ ط فِیْہِ رِجَالٌ یُّحِبُّوْنَ اَنْ یَّتَطَهَّرُوْا ط وَ اللّٰہُ یُحِبُّ الْمُطَّهِّرِیْنَ o

اَللّٰهُمَّ طَهِّرْ قُلُوْبَنَا مِنَ النِّفَاقِ وَ اَعْمَالَنَا مِنَ الرِّیَا وَ فُرُوْجَنَا مِنَ الزِّنَا وَ اَلْسِنَتَنَا مِنَ الْکِذْبِ وَ الْغِیْبَةِ وَ اَعْیُنَنَا مِنَ الْخِیَانَةِ فَاِنَّکَ تَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَ مَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ. رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ.

مسجدِ قبا سے قریب ہی دائیں جانب "بئرِ اریس" نامی ایک کنواں واقع ہے، اس کی بھی زیارت کریں۔ نجدی حکومت نے اس کے اندر مٹی اور پتھر وغیرہ ڈال کر اس کا پانی خشک کروادیا ہے، حالانکہ اس کا

پانی بہت میٹھا تھا۔ چونکہ لوگ اس کا پانی تبرکًا پیتے اور اپنے ساتھ لے جاتے تھے (اور نجدی اسے شرک کہتے ہیں) اس لیے نجدی حکومت نے اس کو بند کروادیا۔

پہلے اس کا پانی میٹھا نہ تھا، رسولِ اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کنویں میں اپنا لُعابِ دہن ڈال دیا، اسی کی برکت سے اس کا پانی میٹھا ہوگیا۔

مسجدِ قبا کے قریب مشرق کی طرف مسجدِ شمس ہے۔ ممکن ہو تو اس کی بھی زیارت کرلیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب بنی نُضیر کا محاصرہ فرمایا تھا، اس وقت چھ دنوں تک مسلسل اسی مقام پر نماز ادا فرمائی تھی، بعد میں یہاں مسجد تعمیر کردی گئی۔ چونکہ یہ مقام بلندی پر واقع ہے اور سورج اس مقام پر پہلے طلوع ہوتا ہے، اس لیے اس کا نام "مسجدِ شمس" ہوگیا۔

(۳۷) وادیٔ عقیق سے قریب ایک ٹیلہ پر مسجدِ قبلتین ہے، اسی مسجد

میں نماز کے دوران حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بیت المقدس کے بجائے کعبہ شریف کو قبلہ بنانے کا حکم فرمایا گیا، اس حکم پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز ہی کی حالت میں بیت المقدس سے کعبۂ مقدسہ کی طرف اپنے رُخ کو پھیرلیا۔ اسی لیے اس مسجد کو مسجدِ قبلتین کہتے ہیں۔

مسجدِ قبلتین میں بھی دو رکعت نفل نماز پڑھیں، نماز کے بعد ذکرواذکار اور درود شریف پڑھیں اور یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنَّ ھٰذَا مَسْجِدُ الْقِبْلَتَیْنِ وَ مُصَلّٰی نَبِیِّنَا وَ حَبِیْبِنَا سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَ سَلَّمَ. اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ فِی کِتَابِکَ الْمُنَزَّلِ عَلٰی صَدْرِ نَبِیِّکَ الْمُرْسَلِ:

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّیَنَّکَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا ص فَوَلِّ وَجْهَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ۔

اَللّٰهُمَّ کَمَا بَلَّغْتَنَا فِی الدُّنْیَا زِیَارَتَهٗ وَمَاٰثِرَهُ الشَّرِیْفَةَ

فَلاتُحرِمْنَا يَا اَللّٰهُ فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ فَضْلِ شَفَاعَةِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَتِهٖ وَتَحْتَ لِوَآئِهٖ وَاَمِتْنَا عَلٰی مَحَبَّتِهٖ وَسُنَّتِهٖ وَاسْقِنَا مِنْ حَوْضِهِ الْمَوْرُوْدِ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَةِ شَرْبَةً هَنِيْئَةً مَّرِيْئَةً لَّا نَظْمَأُ بَعْدَهَا اَبَدًا. اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیءٍ قَدِيْرٌ o

(۳۸) قُبا شریف کے راستے میں مشرق کی طرف مسجد جمعہ واقع ہے،ہجرت کے وقت مدینہ منورہ تشریف لاتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے پہلے نماز جمعہ اسی مسجد میں ادا فرمائی۔اس مسجد کو''مسجدِ وادی''،''مسجدِ عاتکہ''اور''مسجدِ بنوسالم'' بھی کہتے ہیں۔ اس مسجد کی زیارت کے لیے بھی جائیں اوراس میں بھی ذکرواذکار،درود شریف اورنوافل پڑھیں۔

(۳۹) مسجد نبوی شریف کے باب السلام کے سامنے سفید گنبدوں والی یہ مسجد،مسجدِ غمامہ ہے۔اس جگہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ و

سلم اکثر نمازِ عید و بقرعید،نمازِ استسقا وغیرہ ادا فرمایا کرتے تھے،اسی وجہ سے اس کو مسجدِ مُصلّٰی بھی کہتے ہیں۔حبش کے بادشاہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی غائبانہ نمازِ جنازہ بھی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسی جگہ ادا فرمائی۔ایک مرتبہ اسی جگہ پر سخت دھوپ میں بادل نے حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سایہ کیا تھا،اسی وجہ سے اس مسجد کو مسجدِ غمامہ کہتے ہیں۔اس مسجد کی بھی زیارت کریں۔

(۴۰) مکۂ مکرمہ سے مدینۂ منورہ آنے والوں کے لیے سب سے پہلی متبرک جگہ مسجدِ سُقیا ہے۔جنگ بدر کے موقع پر جب نبیِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لشکر کے ساتھ روانہ ہوئے تو اسی مقام پر لشکر نے پڑاؤ کیا اور نماز ادا فرمائی۔اس جگہ''سُقیا'' نامی کنواں ہونے کی وجہ سے اس مسجد کو مسجدِ سُقیا کہتے ہیں۔

(۴۱) مدینۂ منورہ سے تقریباً ۱۰رکلومیٹر کے فاصلے پر مکہ مکرمہ کے راستے میں مسجدِ ذوالحلیفہ واقع ہے۔اس کو''مسجدِ اِحرام''،''مسجدِ شجرہ''

اور''مسجدِ اَبیارِعلی'' بھی کہتے ہیں۔نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عمرہ اور حجۃ الوداع کے موقع پر حج کا احرام اسی جگہ باندھا تھا،اسی سے قریب ایک درخت کے سایہ میں آپ نے آرام بھی فرمایا تھا۔مدینہ منورہ والوں اور جو لوگ دوسرے ملکوں سے پہلے مدینہ شریف جاتے ہیں،پھر حج یا عمرہ کے لیے جاتے ہیں،ان کے لیے میقات یہی مسجد ہے،وہ لوگ اسی مسجد سے احرام باندھیں گے۔

(۴۲) مدینۂ منورہ سے تقریباً ۵۸رکلومیٹر کے فاصلے پر''مسجدِ شَرَفُ الرَّوحا'' واقع ہے،اس جگہ پر سرکارِ دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علاوہ ستر نبیوں نے بھی نماز پڑھی ہے۔اسی مسجد سے قریب''بِئرِ رَوْحا'' نامی کنواں بھی ہے اور قریب ہی شہیدوں کی قبریں بھی ہیں۔

(۴۳) مقام''بَدر''،مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ آتے ہوئے تقریباً ۱۳۰رکلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔بدر کے میدان میں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قیادت میں سب سے پہلی اور مشہور جنگ''جنگِ بدر'' ہوئی۔

اس جنگ کے موقع پر جس جگہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیمہ نصب تھا،وہاں ایک مسجد''مسجدِ بدر'' نام سے موجود ہے۔اس کو''مسجدِ عَرِیش'' بھی کہتے ہیں۔بدر کے میدان میں ایک احاطہ میں شہدائے بدر کی قبریں بھی ہیں۔

(۴۴) عورتیں حرمین شریفین میں پردہ کا خصوصی اہتمام کریں، کیوں کہ مکۂ مکرمہ میں ایک گناہ ایک لاکھ گناہوں کے برابر ہوتا ہے اور مدینۂ منورہ میں ایک گناہ پچاس ہزار گناہوں کے برابر ہوتا ہے۔عام طور پر عورتیں ان مقدس مقامات پر بھی بے پردگی کے ساتھ گھومتی ہوئی دکھائی دیتی ہیں۔پردہ کا بھرپور خیال رکھیں اور اپنے دلوں میں خوفِ خدا پیدا کریں۔

(۴۵) بدنگاہی بہت بڑا جرم ہے اور حرمین شریفین میں تو اور بڑا۔ بعض مرد حضرات ان مقدس مقامات پر بھی بدنگاہی کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ویسے تو ہمیشہ بدنگاہی سے پرہیز کرنا چاہئے،مگر ان مقدس مقامات

پر خاص طور پر اس کا خیال رکھیں۔

(۴۶) مدینۂ منورہ میں جب تک قیام رہے، اہلِ محبت کے طریقہ پر رہتے ہوئے مدینہ کے لوگوں کے ساتھ ہر معاملہ میں حسنِ سلوک اور اچھا برتاؤ کریں اور ان کی تعظیم وتکریم کریں۔ اگر وہ سخت کلامی کریں یا کوئی اور نامناسب کام کریں تب بھی آپ درگزر کریں، کیوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پڑوسی ہیں۔ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ''جبرئیل علیہ السلام نے مجھے پڑوسی کے بارے میں بار بار وصیت کی ہے''۔ اس میں اچھے برے کی تخصیص نہیں ہے، بلکہ یہ پڑوسی ہونے کا حق سب کو حاصل ہے اور کیا عجب کہ حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کرم سے بُروں کو بھی توبہ اور حق کی طرف پلٹنے کی توفیق حاصل ہوجائے۔ ہاں! اپنے آپ کو خادم خیال کر کے اگر وعظ ونصیحت کریں تو کوئی حرج نہیں۔

(۴۷) مدینہ منورہ میں قیام کے دوران کچھ خریدتے وقت بھی یہ نیت

اور خیال کریں کہ اگر یہاں کے تاجر کچھ زیادہ بھی وصول کرلیں تو وہ میری طرف سے ہدیہ ہے، لہٰذا وہ جو مانگیں، بغیر کسی خیال کے ادب کے ساتھ پیش کر دیں۔

(۴۸) وہاں فقرا، غربا، بیواؤں اور یتیموں کی زیادہ سے زیادہ خدمت کریں اور ان کے بارے میں وہاں کے رہنے والوں سے معلوم کریں، کیوں کہ بعض حقدار ایسے صابر وشاکر بھی ہوتے ہیں، جو کسی سے سوال نہیں کرتے۔ بہتر یہ ہے کہ ان کے گھروں میں صدقہ کی بجائے ہدیہ کہہ کر بھجوا دیں۔

(۴۹) بعض لوگ حرمین شریفین میں مجلسیں جما کر بیٹھتے ہیں اور لوگوں کو حرمین شریفین کے ادب وتعظیم، حضور رحمتِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں استغاثہ کرنے اور شفاعت کی دعا مانگنے سے روکتے ہیں اور اہلِ سُنّت وجماعت کے عقائد کے خلاف باتیں کرتے ہیں، ان کی مجلسوں میں ہرگز نہ بیٹھیں اور نہ ہی ان کی باتوں میں آئیں۔ یہ لوگ

محروم اور اہلِ محبت کے طریقے سے بے خبر ہیں۔

(۵۰) مدینۂ منورہ میں زیادہ قیام کی کوشش کریں کہ یہ بڑی سعادت ہے۔ کم از کم آٹھ روز ٹھہریں اور مسلسل چالیس نمازیں ضرور مسجد نبوی شریف میں ادا کریں۔ جب واپسی کا ارادہ کریں تو مستحب ہے کہ دو رکعت نماز نفل الوداعی پڑھیں۔ اس نماز کے لیے اگر ریاض الجنۃ میں جگہ مل جائے تو بہت اچھا، ورنہ آس پاس کی کسی جگہ میں بھی پڑھ لیں۔ پھر نہایت عاجزی کے ساتھ روضۂ انور پر مواجہ شریف میں حاضر ہوکر صلوٰۃ وسلام عرض کریں، دعا اور فریاد کریں کہ یہ حاضری آخری نہ ہو بلکہ دوبارہ اس در پاک کی حاضری نصیب ہوجائے ؎

پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائیں کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائیں کیوں

(اعلیٰ حضرت امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

کوشش یہ کریں کہ اس دربارِ اقدس اور دیارِ پاک کی جدائی

کے تصور میں کچھ آنسو نکل آئیں کہ آنسوؤں کا نکلنا قبولیت کی علامتوں میں سے ہے اور اہلِ محبت کی تو کیفیت ہی عجیب ہوجاتی ہے اگر اتفاق سے رونا نہ آئے تو رونے والوں جیسی شکل بنالیں اور حج وزیارت کے قبول ہونے کی اور خیر وعافیت کے ساتھ وطن پہنچنے کی دعا کریں۔ اپنے رشتہ داروں، دوستوں اور سب مسلمانوں کے لیے دعائیں کریں اور بڑے رنج وغم اور حسرت کے ساتھ روتے ہوئے واپس ہوجائیں۔

پلٹتا ہے جو زائر اس سے کہتا ہے نصیب اس کا
ارے غافل قضا بہتر ہے واں سے پھر کے جانے سے

(مولانا حسن رضا خاں بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

حقیقت یہ ہے کہ مدینۂ منورہ خصوصاً حرم نبوی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آداب احاطۂ بیان میں نہیں آسکتے۔ اس مقدس سرزمین پر اگر سر اور آنکھوں سے بھی چلا جائے، تو بھی حق ادا نہیں ہوسکتا، لہٰذا جہاں تک ہوسکے ادب واحترام ملحوظ رکھا جائے۔

مدینۂ منورہ سے رخصت ہوتے وقت یہ دعا پڑھیں:

اَلْوَدَاعُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ. اَلْفِرَاقُ یَا نَبِیَ اللّٰہِ. اَلْاَمَانُ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ. مَا جَعَلَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی اٰخِرَ الْعَهْدِ مِنْکَ وَلَا مِنْ زِیَارَتِکَ. وَلَا مِنَ الْوُقُوْفِ بَیْنَ یَدَیْکَ. اِلَّا وَمِنْ خَیْرٍ وَعَافِیَۃٍ. وَ صِحَّۃٍ وَسَلَامَۃٍ. اِنْ عِشْتُ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰی جِئْتُکَ. وَ اِنْ مُّتُّ فَاَوْدَعْتُ عِنْدَکَ شَهَادَتِیْ وَاَمَانَتِیْ وَعَهْدِیْ وَمِیْثَاقِیْ مِنْ یَّوْمِنَا هٰذَا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَۃِ. وَهِیَ شَهَادَۃُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ. وَ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ. سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ. وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ. وَالْحَمْدُلِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ.

(ترجمہ) الوداع، اے اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! ہائے جدائی، اے اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! الامان، اے اللہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیک وسلم! اللہ تعالیٰ اس

زیارت اور حاضری کو آخری زیارت نہ بنائے، نہ آپ کی ذات سے، نہ آپ کی زیارت سے اور نہ آپ کی بارگاہ میں حاضری سے، مگر خیر و عافیت، صحت وسلامتی کے ساتھ۔ اگر میں زندہ رہا تو ان شاءاللہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوں گا اور اگر میں مرگیا تو اس دن سے لے کر قیامت تک کے لیے میں آپ کے حضور اپنی گواہی، اپنی امانت اور اپنا عہد و میثاق رکھتا ہوں، اس بات کی گواہی کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور اس بات کی کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ پاکی ہے تمہارے عزت والے رب کو ان باتوں سے، سلامتی ہو پیغمبروں پر اور تمام تعریفیں اللہ رب العالمین کے لیے۔

فاتحہ کا طریقہ

جب بھی کسی بزرگ کے مزار پر جائیں تو فاتحہ پڑھیں، خصوصاً مدینۂ منورہ میں صحابۂ کرام اور بزرگانِ دین جلوہ افروز ہیں، ان کے مزارات پر ضرور بالضرور فاتحہ پڑھ کر ان کے توسل سے دعائیں کریں۔ فاتحہ کا طریقہ اچھی طرح ذہن نشیں کرلیں۔

سب سے پہلے قرآنِ پاک سے جہاں سے میسر آئے پڑھیں یا کوئی سورت یا کوئی رکوع پڑھ کر ایک مرتبہ سورۂ کافرون، تین مرتبہ سورۂ اخلاص، ایک مرتبہ سورۂ فلق، ایک مرتبہ سورۂ ناس، ایک مرتبہ سورۂ فاتحہ اور سورۂ بقرہ کی پہلی چند آیتیں "هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ" تک، نیز آیت الکرسی اور سورۂ بقرہ کی آخری تین آیتیں پڑھ کر اس طرح دعا کریں۔

اے اللہ! اس کلام کا ثواب (اور اگر کوئی شیرینی یا کھانا وغیرہ بھی ہو تو پھر یوں کہیں: اے اللہ! اس پاک کلام اور اس کھانے یا شیرینی وغیرہ کا ثواب) حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیۃً و

تحفۃً پیش ہے۔ اے اللہ! اس کا ثواب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صدقے اور آپ کے توسل سے آپ کی آل پاک اور اصحاب پاک اور آپ کی ازواج مطہرات، تابعین، تبع تابعین، ائمۂ مجتہدین، سارے بزرگانِ دین اور جمیع مومنین ومومنات کی روحوں کو عطا فرما۔ اے اللہ! اس کا ثواب خصوصاً فلاں (یہاں پر جس کو ایصالِ ثواب کرنا ہے، اس کا نام ذکر کریں) کی روح کو عطا فرما۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا o اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِهٖ وَ اَصْحَابِهٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ. صَلٰوۃً وَّ سَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ. صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَ سَلَّمَ o سُبْحٰنَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ o وَ سَلٰمٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ o وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ o

آدابِ مدینہ واقعات کی روشنی میں

ہم اہلِ سنن کا طریقہ رہا ہے کہ ہم ہر کام میں اپنے بزرگوں کو آئیڈیل اور رہنما بناتے ہیں۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ مدینۂ منورہ کے آداب کے سلسلے میں ان کا کیا طرزِ عمل رہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر کا معمول

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا معمول تھا کہ جب کسی سفر سے واپس تشریف لاتے تھے تو سب سے پہلا ان کا کام یہ ہوتا تھا کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری دیتے تھے، اوراس طرح سلام کہتے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْکَ وَسَلَّمَ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے غلام حضرت نافع سے لوگوں نے دریافت کیا کہ آپ نے کبھی اپنے آقا (ابن عمر) کو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوکر سلام عرض کرتے ہوئے دیکھا

ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ میں نے ایک بار نہیں بلکہ سیکڑوں بار انہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں آپ کی قبر اطہر کے سامنے کھڑے ہوکر سلام کہتے ہوئے سنا ہے۔ آپ اس طرح سلام پیش فرمایا کرتے تھے:

اَلسَّلَامُ عَلَی النَّبِیِّ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ، اَلسَّلَامُ عَلٰی اَبِیْ

(ترجمہ) اللہ کے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام ہو، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام ہو، میرے والد (حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) پر سلام ہو۔ (مؤطا امام مالک: ۳۸۲/۱)

حضرت عمر نے حکم دیا

عہد فاروقی میں جب ملکِ شام فتح ہوا اور بیت المقدس پر بغیر جہاد کے اسلامی پرچم لہرایا، اسی دوران حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا، اس واقعہ سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بہت شادمانی ہوئی، مدینہ طیبہ واپس لوٹتے ہوئے خلیفۃ المسلمین نے حضرت

کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زیارت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعوت دی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے دریافت فرمایا آپ ہمارے ساتھ مدینہ تشریف لے چلیں گے اور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت سے مستفیض ہوں گے؟ تو انہوں نے حضرت عمر سے کہا: ہاں میں ایسا کروں گا۔

چنانچہ امیر المومنین اور حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہما یہ طویل سفر کرکے مدینہ طیبہ حاضر ہوئے اور سب سے پہلے سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مواجہہ مقدسہ میں جاکر زیارت سے شادکام ہوئے۔

(فتوح الشام: ۳۸۷/۱)

بلال آشفتہ حال

مؤذنِ رسول حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ ہے کہ آپ ملک شام فتح ہونے کے بعد دربارِ فاروقی میں عرض گزار ہوئے کہ اگر آپ اجازت مرحمت فرمائیں تو مدینہ طیبہ سے بیت المقدس جاکر

سکونت پذیر ہو جاؤں، کیوں کہ جس محبوب کے رخِ زیبا کی زیارت رنجیدہ دل کا علاج تھی اب تو انہوں نے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے۔ اب میں اپنے رنجیدہ دل کو کیسے سمجھاؤں گا، تسلی کا سامان کہاں سے پاؤں گا۔

بلال آشفتہ حال کو امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ملک شام جانے کی اجازت دے دی۔ بلال کو امیر پُر جلال سے زیادہ کون پہچانے۔ ایک دکھیارے کے دکھ کو دوسرا دکھیارا ہی سمجھے، اجازت پر کر حضرت بلال شام میں سکونت پذیر ہوگئے۔ مگر تصور کی نگاہیں مدینہ کو کہاں چھوڑتی ہیں۔ انہیں کی یاد، انہیں کا خیال۔

ایک رات حضرت بلال محوِ خواب تھے کہ ان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نصیب ہوئی، سرکار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا، اے بلال! کیا اب میری زیارت کو نہیں آؤ گے؟ حضرتِ بلال کی آنکھ کھل گئی، فوراً اٹھے اور دیار نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب چل پڑے، مدینہ طیبہ پہنچ کر تیز تیز قدموں سے بڑھتے ہوئے حضور اقدس

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مواجہِ مقدسہ میں حاضر ہوگئے، دھڑکتے دل، دہکتے سینے اور بہتی ہوئی آنکھوں سے صلوٰۃ وسلام پیش کیا اور روضۃ الرسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے لپٹ کر جی بھر کے روئے۔ سیدنا امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما نے حضرتِ بلال کو دیکھا تو بڑھ کر حضرت بلال سے لپٹ گئے، اور کہنے لگے: اے نانا جان کے پیارے مؤذن! نماز کا وقت ہوچلا ہے آیئے آج آپ اذان کہئے۔ حضرتِ بلال بڑی آزمائش میں پڑ گئے، مگر جنتی جوانوں کے سردار کا حکم ٹالا بھی تو نہیں جاسکتا۔

اذان خانہ پر حضرت بلال کھڑے ہوگئے اور مدینہ طیبہ کی فضا میں مؤذنِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اذان کا پہلا کلمہ گونجا، دلوں میں دبی ہوئی عشق رسول کی چنگاریوں کو کرید ڈالا۔

حضرت بلال نے اذان میں ''اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّااللّٰہُ '' کہا اور آواز بھرّا گئی، کیوں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں جب وہ ''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ '' پر پہنچتے تو اپنی شہادت کی

انگلی سے حضور کی جانب اشارہ کیا کرتے تھے۔ آج جب عاشق رسول نے ''اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ '' کہا اور آنکھیں کھولیں تو حضور کو نہ پایا، دل بیٹھ گیا، آواز رک گئی اور بلال اذان پوری نہ کرسکے، غش کھا کر گر گئے۔ حضرت بلال کا یہ سفر کس مقصد کے لیے تھا محض زیارت رسول کے لیے۔

ایک اعرابی دربار رسول میں

محمد بن عبد اللہ العتبی بیان فرماتے ہیں کہ مجھے مدینہ طیبہ کی حاضری نصیب ہوئی مواجہہ مقدسہ میں حاضر تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں سلام عرض کرنے کے بعد ایک جانب گوشہ میں بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک بدوِی (دیہاتی) اونٹ پر سوار ہوکر آیا اور سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے روبرو اس طرح گویا ہوا: یَا خَیْرَ الرُّسُلِ! آپ پر اللہ تعالیٰ نے اپنا کلام نازل فرمایا ہے جس میں ہے ''وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْظَّلَمُوْآ اَنْفُسَھُمْ جَا ءُوْکَ

فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰہَ وَاسْتَغْفَرَ لَھُمُ الرَّ سُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰہَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا'' یعنی اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی مانگیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائیں تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں گے۔ (سورۂ نسا، آیت:٦٤)

اور کہا کہ اے اللہ کے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! میں آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوگیا اور اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور اس میں آپ کی شفاعت چاہتا ہوں اتنا کہتے کہتے اس کی ہچکیاں بندھ گئیں، وہ رونے لگا، اسی عالم میں یہ اشعار پڑھا۔

یَاخَیْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ اَعْظُمُہٗ
فَطَابَ مِنْ طِیْبِھِنَّ الْقَاعُ وَالْاَکَمُ
نَفْسِیَ الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ اَنْتَ سَاکِنُہٗ
فِیْہِ الْعِفَافُ وَفِیْہِ الْجُوْدُ وَ الْکَرَمُ

اَنْتَ الشَّفِیْعُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ
عَلَی الصِّرَاطِ اِذَا مَا زَالَتِ الْقَدَمُ
وَصَاحِبَاکَ لَا اَنْسَاھُمَا اَبَدًا
مِنِّیْ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ مَا جَرَی الْقَلَمُ

(ترجمہ) اے بہترین ذات! ان سب میں جن کی ہڈیاں ہموار زمین میں دفن کی گئیں اور ان کی وجہ سے عمدگی اور نفاست زمین اور ٹیلوں میں پھیل گئی۔ میری جان قربان! اس مبارک قبر پر جس میں آپ راحت گزیں ہیں، اس میں عفت ہے، جود وسخا اور انعامات واکرامات ہیں۔ آپ ایسے شفیع ہیں جن کی شفاعت کے ہم امیدوار ہیں۔ جس وقت پل صراط پر لوگوں کے قدم پھسل رہے ہوں گے اور آپ کے دوساتھیوں کو تو میں کبھی نہیں بھول سکتا میری طرف سے آپ سب پر سلام ہوتا رہے جب تک دنیا میں لکھنے کے لیے قلم چلتا رہے۔

اس کے بعد اس بدوی نے استغفار کیا اور وہاں سے رخصت

ہو گیا۔ (راوی کہتے ہیں) کہ اسی دوران وہاں بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی، میں خواب میں حضور کی زیارت سے مشرف ہوا۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ اس بدوی سے کہہ دو کہ میری شفاعت سے رب تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔ (شفاء السقام فی زیارت خیر الانام:۱۶)

آخری بات

الحاصل! یہ بارگاہ نہایت ہی ادب کی جگہ ہے، یہاں تو ایک ایک سانس ادب کے ساتھ لینی چاہئے، کیوں کہ یہ اللہ کے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دربار ہے۔ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں دعا ہے کہ ہمیں بار بار اپنے اور اپنے پیارے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضری کی سعادت نصیب فرمائے۔ آمین۔

ان مقامات مقدسہ پر حاضری کے وقت پڑھے جانے والے

چند درود شریف مع فضائل

کتابوں میں درود شریف کے مختلف الفاظ، پڑھنے کے مختلف اوقات اور ان پر بے شمار فضائل وفوائد مذکور ہیں، ان میں سے چند چنیدہ الفاظ درود ہم یہاں نقل کر رہے ہیں، تاکہ زائرین حرمین شریفین ان کا ورد کر کے ان کے فضائل وفوائد حاصل کر سکیں۔

یاد رکھیں! یہ چند درود شریف جو نقل کیے جارہے ہیں، صرف حج کے ایام کے ساتھ مخصوص نہیں، بلکہ عام دنوں میں بھی آپ انہیں پڑھنے کی عادت بنائیں، ان شاء اللہ ان کے فوائد حاصل کریں گے۔

شفاعت کا وعدہ

امام طبرانی، امام احمد اور امام البار رحمہم اللہ نے اس درود شریف کو رُوَیفع بن ثابت انصاری سے روایت کیا ہے۔ اس درود شریف کو پڑھنے والے کے لیے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

شفاعت کا وعدہ بھی فرمایا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّاَنْزَلَهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ مِنْکَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ.

(ترجمہ) اے اللہ! اپنی رحمت کاملہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر نازل فرما اور ان کو ایسی منزل میں اتار، جو منزل وٹھکانہ قیامت کے دن تجھ سے حد درجہ قریب ہو۔

صدقہ

امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: جس مسلمان کے پاس صدقہ وخیرات کے لیے کچھ نہ ہو تو وہ اپنی دعاؤں میں اس درود کو پڑھے۔ یہ اس کے لیے بے شمار ثواب کا اور اعمال کی پاکیزگی کا سبب بنے گا اور اس کا آخری ٹھکانہ بہشت بریں ہوگا۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ

وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ.

(ترجمہ) اے رب العالمین! اپنے بندے اور رسول محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود بھیج اور تمام مومنین ومومنات، مسلمین ومسلمات پر بھی درود ورحمت نازل فرما۔

درود مُنْجِیَه

شیخ حسن بن علی الاسوانی رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح الدلائل'' سے نقل فرمایا ہے کہ جو شخص اس درود مبارک کو کسی مشکل ومصیبت میں ایک ہزار بار پڑھے گا، اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت کو رفع ودفع کر دے گا اور مقصد کے حصول میں کامیابی ہوگی۔

حضرت شیخ صالح موسیٰ ضریر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ایک جہاز میں سوار سفر کر رہا تھا کہ اچانک ہم کو طوفانی ہوا نے گھیر لیا اور ڈوبنے سے نجات کی امید بہت کم تھی۔ جہاز کے لوگ سب کے سب رونے اور

چلانے لگے۔ میری آنکھ لگ گئی اور میں سو گیا، نیند میں رسول دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا دیدار نصیب ہوا۔ مجھ سے فرمانے لگے کہ سب سواروں سے بول دے کہ مجھ پر یہ درود شریف ''درودِ منجیہ'' ایک ہزار مرتبہ پڑھیں۔ میں جاگ پڑا اور اہل کشتی کو اس بات کی خبر کر دی۔ ہم سبھوں نے اس درود منجیہ کو پڑھنا شروع کر دیا ابھی تین سو بار بھی پورا ہونے نہ پایا کہ ہوا بند ہو گئی اور آسمان کھل گیا۔

حضرت شیخ اکبر فرماتے ہیں کہ یہ درود عرشِ الٰہی کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے جو اس کو ہزار بار پڑھ کر، رات کے درمیانی حصہ میں جو بھی حاجت چاہے دنیوی ہو یا اخروی، اللہ تعالیٰ اسے پوری فرماتا ہے۔ یہ درود اجابت وقبولیت میں بجلی سے زیادہ تیز رفتار ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَاةً تُنَجِّيْنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيْعِ السَّيِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا

اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيْعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.

(ترجمہ) اے اللہ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسا خاص درود بھیج جس کے ذریعہ ہمیں تمام خطرات اور آفات سے نجات ملے، جس کی بدولت ہماری تمام حاجتیں پوری ہو جائیں اور جس کے سبب ہماری تمام خطائیں درگزر ہو کر ہم پاک اور ستھرے بن جائیں، اور اس درود کے ذریعہ تیرے نزدیک اعلیٰ درجے نصیب ہوں اور اس درود کی بدولت ہماری زندگی اور موت کے بعد تمام نیکیوں کی انتہائی منزلوں تک ہمیں پہنچا دے اے ارحم الراحمین، جس رحمت کا کنارہ نہیں۔

امام شافعی کا وظیفہ

یہ درود شریف حضرت سیدنا امام شافعی رضی اللہ عنہ کا خاص درود ہے۔ حضرت عبداللہ بن الحکم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی کو خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیسا

سلوک فرمایا؟ تو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ مجھ پر بہت رحم فرمایا اور مجھے معاف کر دیا۔ دولہا کے لیے جس طرح کا کمرہ سجایا جاتا ہے میرے لیے جنت میں سجایا گیا اور مجھ پر قسم قسم کے پھولوں کو نچھاور کیا گیا ہے جس طرح دولہا اور دلہن پر نثار کیا جاتا ہے۔ میں نے پھر پوچھا کہ اس عالی مرتبہ پر آپ کیسے پہنچے؟ تو ایک غیبی آواز نے جواب دیا کہ اس کتاب (کتاب الرسالہ) میں یہ درود شریف لکھنے کی وجہ سے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''احیاء علوم الدین'' میں ہے کہ ابی الحسن الشافعی نے حضرت امام سیدنا ادریس شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا اور ان کے بلند مقام کو دیکھ کر خوش ہوئے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا دیدار نصیب ہوا تو کہنے لگے، یا رسول اللہ! امام شافعی نے آپ پر یہ درود پڑھ کر کیا انعام حاصل کیا ہے؟ تو حضرت سید السادات صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے وہ یہ انعام پایا ہے کہ حساب وکتاب کے لیے ٹھہرنے سے بچ گیا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَكُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ.

(ترجمہ) اے اللہ! ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر رحمتِ کاملہ نازل فرما، جب تک ان کو یاد کرنے والے یاد کرتے رہیں اور جب تک ان کی یاد سے غفلت برتنے والے غفلت برتتے جائیں۔

جائز مقاصد کے لیے

یہ درود شریف حضرت قطب الاقطاب سیدی احمد البدوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے۔ وہ اس درود شریف کا کثرت سے ورد فرماتے تھے، حضرت شیخ احمد دحلان فرماتے ہیں کہ عارفین کی ایک جماعت نے روزانہ سو مرتبہ اس درود شریف کے ورد کو ہر جائز مقصد حاصل کرنے کے لیے مجرب پایا ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَتِرْيَاقِ الْاَغْيَارِ وَمِفْتَاحِ بَابِ الْيَسَارِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ الْمُخْتَارِ وَاٰلِهِ الْاَطْهَارِ

وَاَصۡحَابِہٖ الۡاَخۡیَارِ عَدَدَ نِعَمِ اللّٰہِ وَاَفۡضَالِہٖ.

(ترجمہ) اے اللہ درود بھیج نوروں کے نور پر، بھیدوں کے بھید پر، غیروں کے پہچاننے کے تریاق پر، آسانی اور جنت کے دروازے کی کنجی پر، تیرے محبوب ہمارے آقا محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اوران کی پاک آل اور برگزیدہ صحابیوں پر، اپنی نعمتوں اور بخششوں کی تعداد کے برابر۔

درود نورِ ذاتی

حضرت احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود ''نور ذاتی'' حضرت ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا ترتیب دیا ہوا ہے اور ایک لاکھ درودوں کے برابر ثواب والا ہے۔ یہ درود شریف رنج وغم کو دفع کرنے والا، مصیبت اور بلا کو دور کرنے والا، دل کی تسکین کا سبب اور روحانی غذا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّد النُّوۡرُ الذَّاتِی

وَالسَّارِیُ فِی سَآئِرِ الۡاَسۡمَآءِ وَالصِّفَاتِ.

(ترجمہ) اے اللہ! درود وسلام اور برکتیں بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو ذاتی نور ہیں اور تمام ناموں اور صفتوں میں سرایت کرنے والا بھید ہیں۔

صلوٰۃ السعادۃ

سیدی احمد الصاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود پاک چھ لاکھ درودوں کے برابر ثواب رکھتا ہے، چونکہ یہ درود دین ودنیا کی سعادتوں کی کنجی ہے اسی لیے اس کو''صلاۃ السعادۃ'' کہتے ہیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیۡ عِلۡمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَائِمَۃً بِدَوَامِ مُلۡکِ اللّٰہِ

(ترجمہ) اے اللہ! درود بھیج ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اتنی تعداد میں جو تیرے علم پاک میں ہے ہمیشہ ایسا درود جو تیری ہمیشگی کی حکومت کے ساتھ ہمیشہ جاری اور قائم رہے۔

صلوٰۃ عالی القدر

شیخ صاوی رحمۃ اللہ علیہ ''صلوات الدردیر'' کی شرح میں اور علامہ محمد الامیر الصغیر رحمۃ اللہ علیہ امام سیوطی سے نقل فرماتے ہیں کہ جو شخص ہر جمعہ کی رات صلوٰۃ عالی القدر کی مداومت کرے گا خواہ ایک بار ہی کیوں نہ ہو۔ اس کو قبر میں رکھتے وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود شرکت فرمائیں گے اور اس کے انتقال کے وقت اس کی روح پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی روحِ مقدس جلوہ فگن ہوگی۔

روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم بذاتِ خود اس درود شریف کا ورد کیا کرتے تھے، سید احمد دحلان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یوں تو ہر درود مومنین کے لیے نفع بخش ہے، مگر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول درود ہائے مبارکہ کا ورد دلوں کو روشن کرنے کے لیے زیادہ مؤثر ہے، خصوصاً آخری زمانہ کے لوگوں کے لیے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمۡ وَبَارِکۡ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ النبی الۡاُمِّیِّ

الۡحَبِیۡبِ الۡعَلِیِّ الۡقَدۡرِ الۡعَظِیۡمِ الۡجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحۡبِہٖ وَسَلِّمۡ.

(ترجمہ) اے اللہ! درود وسلام اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو نبی امی ہیں، جن پر کل کائنات کا مدار ہے اور بلند مرتبہ والے تیرے محبوب ہیں اور جن کی برگزیدگی عظیم و بے مثال ہے اور ان کی آل اور ان کے اصحاب پر درود وسلام نازل فرما۔

افضل حمد

حضرت ابوعبداللہ الموصلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس کا دل چاہے کہ اللہ جل شانہ کی حمد اس افضل طریقہ سے کرے کہ اولین وآخرین اور مقرب فرشتوں میں سے کسی نے نہ کیا ہو اور رسول اقدس پر ایسا افضل درود بھیجے جو کسی مخلوق نے نہ بھیجا ہو تو اس درود کا ورد کرے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ اَفۡضَلَ صَلَوَاتِکَ وَعَدَدَ مَعۡلُوۡمَاتِکَ وَمِلۡءَ اَرۡضِکِ وَسَمٰوٰتِکَ.

(ترجمہ) اے اللہ! حضرت محمد محبوبِ کُل صلی اللہ تعالیٰ علیہ

وسلم پر درود بھیج ایسا درود جو افضل ترین ہو تیرے علم کی مانند بے حد
وحساب ہو، بلکہ زمین وآسمان کے طبقات کے معمور ہوجانے تک ان پر
درود نازل فرما۔

سَو دن تک ثواب

حضرت حافظ ابن الصلاح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ
حضرت اشرف الموجودات سید السادات علیہ الصلوات والتسلیمات
فرماتے ہیں کہ جو مندرجہ بالا درود شریف کا ایک بار ورد کرتا ہے ثواب
لکھنے والے ستر فرشتے سو دن تک اس درود کے ثواب لکھنے میں مشغول
رہتے ہیں اور لکھتے لکھتے تھک جاتے ہیں۔

جَزَی اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّاهُوَا اَهْلُهٗ

(ترجمہ) رحمتوں کے ڈھیر ہماری طرف سے ہمارے آقا کو
اللہ پاک اس قدر عطا فرمائے جس قدر کے وہ مستحق اور اہل ہیں۔

بزرگان دین کے چند وظیفے

☆ قطب مدینہ حضرت شیخ ضیاء الدین احمد قادری مہاجر مدینہ منورہ
درج ذیل درود شریف بکثرت پڑھتے تھے اور اپنے مریدین،
زائرین کو اسی کے وِرد کی تلقین فرماتے تھے۔

**صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَ اٰلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ سَلَّمَ
صَلٰوةً وَّ سَلَامًا عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.**

☆ اس درود شریف کا ثواب ایک ہزار درود کے برابر ہے۔

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
صَلٰوةً تَکُوْنُ لَکَ رِضَآءً وَّ لِحَقِّهٖ اَدَاءً.**

☆ اس درود شریف کے متعلق ولی کامل شیخ صالح موسیٰ الضریر رحمۃ اللہ
علیہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں سمندر میں سفر کر رہا تھا، اچانک اتنا
خطرناک طوفان آیا کہ کسی کے بچنے کی بظاہر کوئی امید نہ رہی، لوگ
بدحواس ہو گئے۔ اسی دوران مجھ پر غنودگی طاری ہوگئی اور تقریباً

میں سو گیا کہ نبی رحیم وکریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے
مشرف ہوا، آپ نے فرمایا: تم مسافروں سے کہو کہ وہ ایک ہزار
مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں۔ میں بیدار ہوا اور تمام مسافروں کو
حضور علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کا عطا کردہ یہ نسخۂ کیمیا بتایا اور ہم سب مل
کر یہ درود شریف پڑھنے لگے۔ ابھی تین سو مرتبہ ہی پڑھا تھا کہ اللہ
تعالیٰ نے ہم سے مصیبت کو دور کر دیا۔

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ وَ عَلٰی اَهْلِ بَيْتِهٖ.**

☆ حضرت امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حضرت ابوسعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کیا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے
فرمایا: جس مسلمان کے پاس صدقہ کرنے کے لیے کچھ نہ ہو وہ اس
درود شریف کو اپنی دعا میں پڑھے تو بلاشبہ یہ طہارت قلب کا ذریعہ
بنے گا اور مومن تو اس وقت تک سیر نہیں ہوتا جب تک وہ جنت میں

داخل نہ ہوجائے:

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَ عَلٰی
جَسَدِهٖ فِی الْاَجْسَادِ وَ عَلٰی قَبْرِهٖ فِی الْقُبُوْرِ.**

☆ امام عبدالوہاب شعرانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ نبی مکرم صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس شخص نے مجھ پر ان الفاظ میں
درود پڑھا اسے خواب میں میری زیارت نصیب ہوگی اور جس نے
مجھے خواب میں دیکھا وہ بروزِ قیامت مجھے ضرور دیکھے گا اور جس
نے مجھے قیامت کے دن دیکھا میں اس کی شفاعت کروں گا، وہ
میرے حوض سے سیراب ہوگا اور اللہ اس کے لیے جہنم کی آگ
حرام کر دے گا۔

علامہ یوسف نبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا حدیث شریف کو نقل
کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے خود اس کا تجربہ کیا اور سونے سے
پہلے اس کا وظیفہ کیا اور سو گیا۔ میں نے خواب میں اپنے آقا صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کا نورانی چہرہ چاند کی صورت میں دیکھا، مجھے آپ سے شرف کلام بھی نصیب ہوا اور پھر یہ حسین چہرہ چاند میں چھپ گیا۔ میں اللہ سے سوال کرتا ہوں کہ وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صدقے مجھے ان بقیہ انعامات سے بھی سرفراز فرمائے جن کا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس حدیث پاک میں وعدہ فرمایا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَ الْاٰخِرِیْنَ وَ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنَ.

☆ یہ درود صوفیائے کرام میں درود کمالیہ کے نام سے مشہور ہے، جس کا ثواب چودہ ہزار درودوں کے برابر ہے، ہر نماز کے بعد دس بار یا سو بار پڑھا جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ کَمَالِ اللّٰہِ وَ کَمَا یَلِیْقُ بِکَمَالِہٖ.

☆ اس درود کو صلوٰۃ الانعام کہتے ہیں۔ شیخ احمد الصاوی المصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ اس درود شریف کی برکت سے دنیا و آخرت کی بے شمار نعمتوں سے نوازا جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ عَدَدَ اِنْعَامِ اللّٰہِ وَ اَفْضَالِہٖ.

☆ ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ اس کو پڑھنا امراض سے نجات کا ذریعہ ہے، زعفران سے لکھ کر مریض کو گیارہ دن پلایا جائے یا کسی درد کی جگہ پر دم کیا جائے ان شاء اللہ شفا ہوگی۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَ سَلِّمْ وَ بَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَ مَوْلَانَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَآئِھَا وَ عَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَآئِھَا وَ نُوْرِ الْاَبْصَارِ وَ ضِیَآئِھَا وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

(یایھا الذین امنوا: ۲/۴۵۶-۴۶۰)